SAT. 04.July.2026
VOLUME: 22 NO: 157
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

# ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 04/جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر157
18/محرم الحرام 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

# مہاراشٹر میں اسکولوں کے قریب ہائی انرجی ڈرنکس کی فروخت پر پابندی

## ایف ڈی اے کی ریاست گیر کارروائی شروع

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست بھر میں اسکولوں کے 500 میٹر کے دائرے میں ہائی انرجی ڈرنکس کی فروخت پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کا مقصد بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ کیفین والے مشروبات کے استعمال پر قابو پانا اور ان کی صحت کو ممکنہ خطرات سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی ریاستی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے سخت نگرانی اور کارروائی کا عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ یہ اعلان ریاستی اسمبلی میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے وزیر نرہری جرِوال نے بی جے پی کے رکن اسمبلی وکرم پچپوتے کے سوال کے جواب میں کیا۔ وکرم پچپوتے نے ایوان میں کہا کہ ہائی انرجی ڈرنکس، خصوصاً نوجوانوں اور اسکولی بچوں میں تیزی سے مقبول ہو رہی ہیں، حالانکہ ان کی بوتلوں پر واضح طور پر درج ہوتا ہے کہ یہ مشروبات بچوں اور حاملہ خواتین کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود یہ مصنوعات اسکولوں کے باہر آسانی سے دستیاب ہیں، جس سے بچوں میں ان کی عادت بڑھ رہی ہے۔ ان کے مطابق کم عمری میں ایسے مشروبات کا مسلسل استعمال صحت پر طویل مدتی منفی اثرات مرتب کرسکتا ہے، اس لیے ان کی فروخت پر فوری پابندی ضروری تھی۔ وزیر نرہری

جرِوال نے اعتراف کیا کہ تعلیمی اداروں کے اطراف ان مشروبات کی فروخت بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اسکولوں کے 500 میٹر کے دائرے میں نافذ پابندی پر سختی سے عمل کرایا جائے گا اور نشہ آور اشیا کے ساتھ ساتھ ہائی انرجی ڈرنکس کی فروخت کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ اس دوران بی جے پی کے ایک اور رکن اسمبلی راہل کل نے اسکولوں کے اطراف نشہ آور اشیا کی فروخت اور خوراک میں ملاوٹ کے معاملات کی بھی جامع جانچ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بعض مقامات پر ذائقہ دار پان کے نام پر نشہ آور اشیا فروخت کی جاتی ہیں، جبکہ زیادہ شکر اور مصنوعی کیمیائی اجزا والے ذائقہ دار دودھ کی مصنوعات بھی بچوں کی صحت کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ وزیر نے بتایا کہ ایف ڈی اے پہلے ہی ایسے معاملات کی اندرونی سطح پر جانچ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ انتظامی ہدایات کے تحت افسران کو اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے اطراف دکانوں کا معائنہ کرنے، لیبارٹری جانچ کے لیے خوراک کے نمونے جمع کرنے اور گمراہ کن یا قابل اعتراض تشہیر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکومت نے اپنے تحریری جواب میں واضح کیا کہ اگرچہ ہائی انرجی ڈرنکس کی الگ قانونی تعریف موجود نہیں، تاہم ان مصنوعات کو غیر الکحل کیفین والے مشروبات کے زمرے میں رکھ کر فوڈ سیفٹی کے ضوابط کے تحت منظم کیا جاتا ہے۔ یہ بحث ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایف ڈی اے کے نئے کمشنر تکارام منڈے نے عہدہ سنبھالنے کے بعد ریاست بھر میں گٹکھا، پان مصالحہ اور فوڈ سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ہوٹلوں، ریستورانوں، بیکریوں اور دیگر کھانے پینے کے مراکز کے خلاف سخت مہم شروع کر رکھی ہے۔ حالیہ کارروائی میں ممبئی کے متعدد اداروں کے فوڈ سیفٹی لائسنس بھی معطل کیے جا چکے ہیں۔

# کانگریس کا نریندر مودی پر سخت حملہ

## رام مندر میں نذرانہ کی چوری پر جواب دینے کا مطالبہ

نئی دہلی: ۳؍جولائی (ایجنسی): کانگریس نے

ایودھیا کے رام مندر میں نذرانہ کی چوری کے معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ اس پورے معاملے کی حقیقت کو عوام سے چھپایا جا رہا ہے۔ پارٹی کی ترجمان راگنی نائک نے کہا کہ حکومت اس معاملے میں شفافیت اختیار کرنے کے بجائے ذمہ دار افراد کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے، جبکہ عوام کو اب تک سچائی سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ راگنی نائک نے جمعہ کو ایک پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ رام مندر میں 40 دن کے اندر 70 مرتبہ چوری کے واقعات پیش آئے، لیکن اس سلسلے میں تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ آج تک منظر عام پر نہیں لائی گئی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر کس کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور رپورٹ کو عوام سے کیوں چھپایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے رام مندر کی تعمیر کا بھرپور سیاسی سہرا لیا تھا، لیکن اب نذرانہ کی چوری کے معاملے پر خاموش ہیں۔ ان کے مطابق جب تعمیر کا کریڈٹ لیا گیا ہے تو نذرانہ کی چوری کی ذمہ داری بھی قبول کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کے اعتماد کے ساتھ دھوکہ ہے اور وزیر اعظم کو ملک کے سامنے آکر اس معاملے پر اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔ کانگریس ترجمان نے کہا کہ مندر میں ملک کے غریب سے غریب اور امیر سے امیر شخص نے اپنی استطاعت کے مطابق نذرانہ پیش کیا تھا، اس لیے یہ کسی ایک فرد یا گروہ کی جاگیر نہیں بلکہ پورے ملک کے عوام کے جذبات اور عقیدت سے جڑا معاملہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بعض افراد اسے اندرونی معاملہ قرار دے کر نمٹانے کی بات کر رہے ہیں، جو ناقابل قبول ہے۔ راگنی نائک نے یہ بھی کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد پہلے سے موجود شنکراچاریوں کے ٹرسٹ کے باوجود حکومت نے شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ قائم کیا، جس میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے وابستہ افراد کو شامل کیا گیا۔ ان کا الزام تھا کہ اس ٹرسٹ کو حق اطلاعات قانون کے دائرے سے بھی باہر رکھا گیا، جس کے باعث اس کے کام کاج میں شفافیت پر سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کچھ افراد چندہ دینے والوں سے ایسے حلف ناموں پر دستخط بھی کراتے ہیں جن کے مطابق نذرانہ جمع ہونے کے بعد ٹرسٹ اس کا کسی بھی طرح استعمال کرسکتا ہے اور اس پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے تمام معاملات کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ جانچ ضروری ہے۔ کانگریس نے مطالبہ کیا کہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کو فوری طور پر تحلیل کیا جائے، اس کے مالی معاملات کی سپریم کورٹ کی نگرانی میں جانچ کرائی جائے، خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ عوام کے سامنے جاری کی جائے، وزیر اعظم نریندر مودی اپنی خاموشی توڑیں اور رام مندر کی تعمیر سے پہلے جمع کیے گئے تقریباً چودہ سو کروڑ روپے کے چندے کا مکمل حساب بھی عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ پارٹی کے ان الزامات پر حکومت یا متعلقہ ٹرسٹ کی جانب سے فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

# یکساں سول کوڈ کے خلاف ترنمول کانگریس، بل کی ہر مرحلے پر مخالفت کریں گے: سوگت رائے

کولکاتا: ۳؍جولائی (ایجنسی): ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سوگت رائے نے کہا ہے کہ ان کی جماعت یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے مجوزہ قانون کی سخت مخالف ہے اور اگر یہ بل آگے بڑھایا جاتا ہے تو اس کی ہر مرحلے پر مخالفت کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترنمول کانگریس کا موقف ابتدا سے ہی اس معاملے پر یکساں رہا ہے اور پارٹی مستقبل میں بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ آئی این ایس کی رپورٹ کے مطابق سوگت رائے نے کہ ترنمول کانگریس یو سی سی کے خلاف ہے۔ ان کے مطابق انہیں اطلاع ملی ہے کہ مغربی بنگال حکومت اس معاملے پر ایک کمیٹی تشکیل دینے جا رہی ہے، جس میں سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ چیف جسٹس کو شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کی تشکیل کے بعد اس کی سفارشات اور آئندہ پیش رفت پر نظر رکھی جائے گی، تاہم پارٹی کا بنیادی موقف تبدیل نہیں ہوگا۔ انہوں نے ایک بار پھر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترنمول کانگریس اس بل کی مخالفت کرتی ہے اور اگر اسے نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو پارٹی ہر مناسب جمہوری اور سیاسی سطح پر اس کے خلاف آواز بلند کرے گی۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے ممتا بنرجی اور باغی رہنما رتبرت بنرجی سے متعلق پیشرفت پر سوال کے جواب میں سوگت رائے نے کہا کہ انہیں اس معاملے کی مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ان کے مطابق انہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ رتبرت بنرجی الیکشن کمیشن کے دفتر گئے تھے، جبکہ اس معاملے پر ترنمول کانگریس کی جانب سے باضابطہ جواب دیا جائے گا۔ مغربی بنگال اسمبلی کے نومنتخب ارکان کے لیے منعقد کیے جانے والے تربیتی پروگرام پر اظہار خیال کرتے ہوئے سوگت رائے نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے متعدد ارکان پہلی مرتبہ اسمبلی پہنچے ہیں، اس لیے انہیں پارلیمانی طریقۂ کار اور قانون سازی کے اصولوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ان کے بقول ایسے تربیتی پروگرام کا مقصد نئے ارکان کو ایوان کی کارروائی، قواعد اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ اسمبلی کے اسپیکر بھی نئی ذمہ داری سنبھال رہے ہیں، اس لیے نئے ارکان کے لیے تربیت فائدہ مند ثابت ہوگی اور اس سے انہیں اسمبلی کی کارروائی کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ممتا بنرجی اور جیا بچن کی ملاقات کے بارے میں سوگت رائے نے کہا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جیا بچن سماج وادی پارٹی کی راجیہ سبھا رکن ہیں اور سماج وادی پارٹی اور ترنمول کانگریس کے تعلقات بھی دوستانہ نوعیت کے ہیں۔ ترنمول کانگریس کی 21 جولائی کو مجوزہ ریلی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ پارٹی کی خواہش ہے کہ اجتماع دھرم تلہ میں منعقد کیا جائے، تاہم ابھی تک حتمی منظوری حاصل نہیں ہوئی ہے۔ ان کے مطابق ریلی کے مقام کے بارے میں آخری فیصلہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کریں گی۔

## ہماچل: 60 سڑکیں بند، ایچ ٹی روٹ بحال

نئی دہلی: ۳؍جولائی: ہماچل پردیش کے کنور ضلع میں جمعہ کی علی الصبح شدید بارش کے باعث چولنگ کے نزدیک لینڈ سلائیڈنگ اور ملبہ گرنے سے بند ہونے والی ہندوستان-تبت شاہراہ (قومی شاہراہ-5) کو اب ہر قسم کی گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ حکام نے اس کی اطلاع دی۔ ڈپٹی کمشنر امت شرما نے پی ٹی آئی-بھاشا کو بتایا کہ صبح تقریباً چھ بجے میرٗت نالے کے قریب واقع پہاڑیوں سے بڑی مقدار میں ملبہ سڑک پر آ گرا، جس کے باعث دو گاڑیاں پھنس گئیں۔ رِبّا نالے میں آنے والے سیلاب کے سبب رِبّا-کانڈا رابطہ سڑک بھی بند ہوگئی تھی۔ تاہم، اس واقعے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ سڑک کو دوبارہ ٹریفک کے لیے قابل استعمال بنانے کے لیے چولنگ میں فوری طور پر ایک جے سی بی مشین تعینات کی گئی، جس کے بعد صبح تقریباً 10 بجے قومی شاہراہ-5 پر گاڑیوں کی آمدورفت بحال کر دی گئی۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر (ایس ای او سی) کے مطابق، جمعہ کی صبح بارش کے باعث ریاست بھر میں 60 سڑکیں بند کر دی گئی تھیں۔ دریں اثنا، چمبا ضلع کے بھرمور سب ڈویژن میں ایک مندر کے قریب پھنسے ہوئے 24 عقیدت مندوں کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ شدید بارش کے باعث آنے والے اچانک سیلاب میں مندر تک جانے والا عارضی لکڑی کا پل بہہ گیا تھا۔ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، مقامی انتظامیہ، کوہ پیمائی ادارے اور محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کی مشترکہ ٹیم نے جمعرات کے روز ایک ریسکیو آپریشن کے دوران تمام عقیدت مندوں کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔ یہ عقیدت مند بدھ کے روز سے وہاں پھنسے ہوئے تھے۔

# گجرات-مدھیہ پردیش میں جیش محمد کے 8 مشتبہ دہشت گرد گرفتار

نئی دہلی: ۳؍جولائی (ایجنسی): گجرات اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ (اے ٹی ایس) نے دہشت گردی کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے گجرات اور مدھیہ پردیش سے جیش محمد (جے ای ایم) سے مبینہ طور پر وابستہ 8 مشتبہ افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ اے ٹی ایس کا دعویٰ ہے کہ یہ افراد گجرات میں تنظیم کا ایک فعال نیٹ ورک قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے، جس کا مستقبل میں دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ سکیورٹی ایجنسیاں اب گرفتار افراد کے روابط، ان کے نیٹ ورک اور ممکنہ منصوبوں کی گہرائی سے تحقیقات کر رہی ہیں۔ اے ٹی ایس کے مطابق، گرفتار کیے گئے تمام افراد کا تعلق کالعدم دہشت گرد تنظیم جیش محمد سے بتایا جا رہا ہے۔ تفتیشی ایجنسی کا کہنا ہے کہ یہ افراد تنظیم کے لیے نئے لوگوں کو شامل کرنے اور گجرات میں ایک مضبوط نیٹ ورک قائم کرنے میں سرگرم کردار ادا کر رہے تھے۔ ایجنسی کو شبہ ہے کہ اس نیٹ ورک کو دہشت گردانہ سرگرمیوں کے فروغ کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا۔ فی الحال تمام ملزمان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے، جبکہ ان کے ڈیجیٹل اور مالیاتی ریکارڈ کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ اے ٹی ایس نے یہ کارروائی گجرات اور مدھیہ پردیش کے مختلف اضلاع میں بیک وقت انجام دی۔ تفتیشی ایجنسی کافی عرصے سے ان مشتبہ افراد کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ ابتدائی تحقیقات میں حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر چھاپے مار کر تمام آٹھ افراد کو حراست میں لیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس معاملے سے منسلک دیگر افراد کے کردار کی بھی تحقیقات جاری ہیں۔ اے ٹی ایس کی جانب سے گرفتار کیے گئے افراد میں احمد عبداللہ غازی والا عرف ابو عبیدہ (19)، ابراہیم محمد حسین گھا گھا عرف ابوحمزہ (30)، مدثر عبداللہ غازی والا عرف ابو آیا (22)، زکریا درانی محمد عمار گھا گھا عرف ابن عمار عرف زکریا پالنپوری (21)، مفتی فوزان اسماعیل داوِوا عرف مفتی صاحب (40)، محمد امین شیرا عرف امین پالنپوری (21)، محمد عبدالرحمن ساودی عرف محمد پالنپوری عرف ابو انیسہ (22)، اور بلال درانی محمد عمار گھا گھا عرف ابو دجانہ، ابو سفیان، ابو جندال اور عمر بن خطاب (18) شامل ہیں۔ گرفتار افراد میں سے بعض کا تعلق بناس کانٹھا ضلع کے پالنپور علاقے سے بتایا گیا ہے، جبکہ کچھ افراد پٹن اور نوساری کے مدارس سے وابستہ رہے ہیں۔ ایک ملزم مدھیہ پردیش کے دیواس ضلع کا رہائشی ہے۔ اے ٹی ایس اب یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ ان تمام افراد کے درمیان رابطہ کیسے قائم ہوا اور تنظیم کے لیے ان کا کردار کیا تھا۔ اے ٹی ایس نے گرفتار کیے گئے تمام افراد کے خلاف مبینہ ملک مخالف سرگرمیوں اور دہشت گرد تنظیم سے تعلقات کے الزامات کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

# رام مندر میں 'چندہ چوری' کے لیے ادھو ٹھاکرے نے بی جے پی کو ٹھہرایا ذمہ دار، 5 جولائی کو احتجاجی مظاہرہ کا اعلان

ممبئی: ۳؍جولائی (ایجنسی): شیوسینا یو بی ٹی چیف ادھو ٹھاکرے نے جمعہ کو ایک پریس کانفرنس میں بی جے پی پر ایودھیا رام مندر کے چندہ کی لوٹ کا سنگین الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ 5 جولائی کو ممبئی کے دادر علاقے میں وہ 'رام رکشا' نام سے احتجاجی مظاہرہ کریں گے اور اس کے ساتھ ہی ریاست گیر تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ ادھو ٹھاکرے کا کہنا ہے کہ بی جے پی نے رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے عطیہ کی گئی رقم کو 'لوٹ لیا' ہے اور اسے اس کا جواب دینا چاہیے۔ ادھو ٹھاکرے نے بتایا کہ اتوار کی شام 5 بجے دادر کے کبوتر خانہ واقع ہنومان مندر کے قریب احتجاج شروع کیا جائے گا۔ انھوں نے تمام شہریوں کو اس احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہر قسم کے امتیاز سے بالاتر ہو کر آئیں۔ انہوں نے کہا کہ ''میں ہر اس ہندو کو دعوت دیتا ہوں جو بھگوان رام کے گھر میں ہونے والی اس چوری کو برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ ان تمام لوگوں

کے لیے ہے جنہوں نے ہندوتوا یا بالا صاحب ٹھاکرے کے نظریے کو ترک نہیں کیا۔ ہم سب رام رکشا ستوتر، ہنومان ستوتر اور ہنومان چالیسا کا پاٹھ کرنے کے لیے جمع ہوں گے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ خود پارٹی کے سرکردہ لیڈران اور شیوسینکوں کے ساتھ اس احتجاج کی قیادت کریں گے۔ رام جنم بھومی تحریک کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے ٹھاکرے نے کہا کہ آج بی جے پی کی سیاسی بالادستی عام ہندوؤں کی قربانیوں پر قائم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ملک بھر کے ہندوؤں نے اس تحریک میں حصہ لیا، جس نے بی جے پی کو کھڑا کیا۔ ہمیں کارسیوکوں پر ہونے والے مظالم، گودھرا سانحہ، احمد آباد فسادات اور ممبئی میں پیش آنے والی مصیبتیں یاد ہیں۔ ان تمام تکالیف کے باوجود ہندوؤں نے ثابت قدمی دکھائی۔ اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بی جے پی، جس کے پاس اس تحریک سے پہلے صرف 2 اراکین پارلیمنٹ تھے اور جو 'گاندھی وادی سماجواد' کی پیروکار تھی، ہندوتوا کی طرف مڑ گئی اور رام مندر کے مسئلہ کو اپنا سیاسی موضوع بنا لیا۔'' مہاراشٹر میں شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ نے مزید الزام لگایا کہ مندر کے چندے سے نکالی گئی رقم کا تعلق اپوزیشن پارٹیوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیے چلائی جانے والی سیاسی مہموں سے ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''آج بی جے پی کے دور حکومت میں رام مندر غلط وجوہات کی بنیاد پر سرخیوں میں ہے۔ سیاسی پارٹیوں کو توڑنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، اراکین اسمبلی کو گوا اور دیگر مقامات پر بھیجا جا رہا ہے اور اراکین اسمبلی کی خرید و فروخت کو 'آپریشن' کا نام دیا جا رہا ہے۔ کیا اب بی جے پی 'آپریشن رام مندر' بھی چلا رہی ہے؟'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''مندر میں چوری کے ثبوت ملے ہیں۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ چرائی گئی رقم کا استعمال دوسری پارٹیوں کو توڑنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔'' سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کے 1990 کی دہائی کے ایک مشہور نعرہ کا حوالہ دیتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے برسر اقتدار پارٹی کو سخت تنبیہ کی۔ انہوں نے کہا کہ ''جس طرح اٹل بہاری واجپئی نے ایک بار کہا تھا اب ہندو مار نہیں کھائے گا، اسی طرح میں کہتا ہوں اب ہندو معاف نہیں کرے گا۔ ہندو برادری مندر لوٹنے والوں کو ان کی اوقات دکھائے گی۔'' ٹھاکرے نے کہا کہ دادر کا احتجاج ایک وسیع ریاست گیر مہم کا محض آغاز ہے۔ اتوار کے اس احتجاج کے بعد ہر ضلع، شہر اور گاؤں میں مقامی رام مندروں اور ہنومان مندروں پر اسی نوعیت کے احتجاجی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

# چلتے ای رکشہ کے اچانک بند ہونے کا معاملہ، حکومت نے چینی ایپ پر لگائی روک

دہلی: ۳؍جولائی (ایجنسی): حکومت ہند نے ایسے موبائل ایپس کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے جن کے بارے میں اطلاعات سامنے آئی ہیں کہ ان کے ذریعے بعض ای رکشوں کو دور سے بند کیا جاسکتا تھا۔ 'دی ہندی' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق متعلقہ چینی ایپ کو گوگل پلے اسٹور اور ایپل ایپ اسٹور سے ہٹانے کی ہدایت دی گئی ہے، جبکہ حکام نے اس معاملے کو سائبر سکیورٹی اور عوامی تحفظ سے جوڑتے ہوئے فوری اقدامات کیے ہیں۔ یہ معاملہ اس وقت توجہ کا مرکز بنا جب سوشل میڈیا پر چند ویڈیوز سامنے آئیں جن میں دعویٰ کیا گیا کہ بعض ای رکشوں کو ایک مخصوص موبائل ایپ کے ذریعے اچانک بند کیا جا رہا ہے۔ ان ویڈیوز کے بعد یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر ایسے نظام کا غلط استعمال کیا جائے تو سڑک پر چلتی گاڑی کو روک کر نہ صرف مسافروں بلکہ دیگر راہگیروں کی جان بھی خطرے میں ڈالی جا سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بیشتر ای رکشوں میں لیتھیم آئن بیٹری کے ساتھ بیٹری مینجمنٹ سسٹم نصب ہوتا ہے، جس کا مقصد بیٹری کی کارکردگی، درجہ حرارت، وولٹیج، کرنٹ اور چارج کی نگرانی کرنا ہوتا ہے۔ یہ نظام اکثر بلوٹوتھ کے ذریعے موبائل فون سے جڑ جاتا ہے تاکہ ڈرائیور بیٹری کی معلومات دیکھ سکے۔ مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں کم قیمت والے بعض چینی بیٹری مینجمنٹ سسٹمز میں مناسب حفاظتی انتظامات موجود نہیں ہوتے۔ اگر ایسے نظام میں بلوٹوتھ رابطے کو محفوظ نہ بنایا گیا ہو تو کوئی دوسرا شخص بھی مخصوص موبائل ایپ استعمال کرکے چند میٹر کے فاصلے سے اس سسٹم تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ اگر رسائی مل جائے تو وہ بیٹری کے ڈسچارج سوئچ کو بند کر کے موٹر تک بجلی کی فراہمی روک سکتا ہے، جس سے ای رکشہ چلنا بند ہو جاتا ہے۔ حکومت نے اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ ایپس کو ایپ اسٹورز سے ہٹانے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق دو ایسی ایپس حکومت کی نظر میں آئی تھیں جنہیں بعد میں ایپ اسٹورز سے ہٹا دیا گیا۔ حکومت نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ ایپ اسٹور چلانے والی کمپنیوں کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ایسی ایپس دستیاب نہ ہوں جو عوامی سلامتی یا سائبر سکیورٹی کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ای رکشہ مالکان کو صرف مستند کمپنیوں کے بیٹری مینجمنٹ سسٹمز استعمال کرنے چاہئیں اور غیر ضروری بلوٹوتھ رابطہ بند رکھنا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو سسٹم کا سکیورٹی پاسورڈ تبدیل کیا جائے اور صرف سرکاری یا مستند ایپس ہی استعمال کی جائیں۔ کسی بھی مشتبہ سرگرمی یا اچانک گاڑی بند ہونے کی صورت میں فوری طور پر متعلقہ کمپنی یا مجاز سروس مرکز سے رابطہ کرنا چاہیے۔ حکومت کی حالیہ کارروائی سے فوری خطرہ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

## ڈیجیٹل اریسٹ فراڈ پر سی بی آئی کی اہم کارروائی

نئی دہلی: ۳؍جولائی (ایجنسی): مرکزی تفتیشی بیورو نے ڈیجیٹل اریسٹ فراڈ کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے اڈیشہ اور راجستھان میں مختلف مقامات پر چھاپے مار کر 3 ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ تفتیشی ایجنسی کے مطابق یہ کارروائی 30 جون کو کی گئی، جس کے دوران 7 مقامات کی تلاشی لی گئی اور اہم شواہد بھی ضبط کیے گئے۔ سی بی آئی اس معاملے کی جانچ پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مقدمہ 25 مارچ کو درج کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ ملزموں نے ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو فرضی قانونی کارروائی اور نام نہاد ڈیجیٹل اریسٹ کا خوف دکھا کر دو کروڑ سات لاکھ روپے اپنے قبضے میں لے لیے تھے۔ جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ دھوکہ دہی سے حاصل کی گئی رقم پہلے ایک ٹرسٹ کے نام پر کھولے گئے بینک کھاتے میں منتقل کی گئی، جس کے بعد اسے مختلف بینک کھاتوں کے ذریعے گھما کر آگے بھیجا گیا تاکہ رقم کے اصل ماخذ کو چھپایا جا سکے۔ سی بی آئی نے بتایا کہ اس معاملے میں اڈیشہ کے بالاسور سے دو ملزموں کو گرفتار کیا گیا، جبکہ تیسرے ملزم کو راجستھان کے ناگور سے حراست میں لیا گیا۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق تینوں ملزم غیر قانونی رقم کو مختلف کھاتوں کے ذریعے منتقل کرنے اور اس کی تہہ در تہہ منتقلی کے عمل میں سرگرم کردار ادا کر رہے تھے۔ چھاپوں کے دوران تفتیشی ٹیم نے متعدد اہم دستاویزات، ڈیجیٹل آلات اور دیگر الیکٹرانک شواہد بھی ضبط کیے ہیں، جن کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ اس نیٹ ورک سے وابستہ دیگر افراد اور ممکنہ معاونین کی بھی نشاندہی کی جاسکے۔ سی بی آئی نے کہا ہے کہ بینکاری نظام کا غلط استعمال کر کے سائبر جرائم کو فروغ دینے والے افراد اور اداروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔ ایجنسی کا کہنا ہے کہ ایسے عناصر نہ صرف مالی جرائم میں ملوث ہوتے ہیں بلکہ عوام کے اعتماد کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔ تفتیشی ایجنسی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سائبر دھوکہ دہی کے مختلف طریقوں، جعلی سرمایہ کاری کی پیشکشوں، سرکاری اداروں یا قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے نام پر آنے والی فرضی کالوں اور نام نہاد ڈیجیٹل اریسٹ جیسی دھمکیوں سے ہوشیار رہیں۔


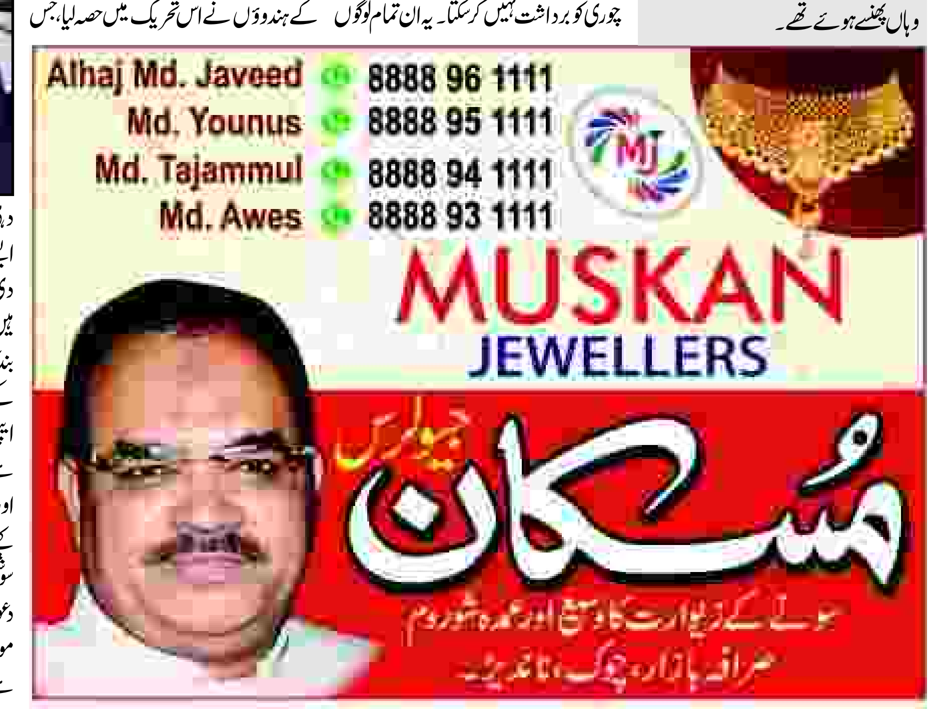

ورقِ تازہ
04 July 2026 اداریہ

## یکساں سول کوڈ کا شوشہ پھر اٹھا

ریاستِ مہاراشٹر کے سیاسی ایوانوں میں ان دنوں ایک نیا شگوفہ پوری شدت کے ساتھ چھوڑا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے عوام کی روزمرہ کی الجھنوں اور بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے یکساں سول کوڈ کا آزمودہ تیر ایک بار پھر ترکش سے نکال لیا ہے۔ اس عجلت بھرے اقدام نے عوامی سطح پر کئی سنجیدہ شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے جن کا تسلی بخش جواب فی الحال حکومتی صفوں میں کسی کے پاس نظر نہیں آتا۔ وزیرِ مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم نے ریاستی اسمبلی میں یہ اعلان کیا ہے کہ مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی تیاریاں باقاعدہ شروع کر دی گئی ہیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی سربراہی ہائی کورٹ کے ایک سبکدوش جج کے سپرد کی جائے گی۔ مستقبل کے اس قانون کا مکمل خاکہ اور مسودہ تیار کرنے کی تمام تر ذمہ داری اسی کمیٹی کے کاندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے اور ان پر ہونے والے مظالم کے خاتمے کے نام پر جو نیا قانونی ڈھانچہ کھڑا کیا جا رہا ہے، اس کی سمت بظاہر درست معلوم نہیں ہوتی۔ معاشرے میں خواتین کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا سدباب ہر باشعور شہری کی اولین خواہش ہے، لیکن اس کی آڑ میں ان جائز رشتوں پر پابندیاں عائد کرنا جو معاشرتی استحکام کی ضمانت سمجھے جاتے ہیں، کسی طور پر بھی دانشمندی کے زمرے میں نہیں آتا۔ موجودہ قانونی اور سماجی رویوں کا سب سے حیران کن تضاد یہ ہے کہ ایک مرد کا کسی خاتون کے ساتھ باقاعدہ نکاح کر کے اسے دوسری بیوی کا درجہ دینا، اسے وراثت میں حق دار بنانا اور اس کے بچوں کو مکمل سماجی شناخت فراہم کرنا ایک قابل سزا جرم تصور کیا جانے لگا ہے۔ اس کے برعکس بغیر کسی قانونی، اخلاقی یا مذہبی رشتے کے، جدیدیت کے نام پر کھلی چھوٹ دی گئی ہے جس میں خاتون کے پاس نہ تو بیوی کے کوئی حقوق ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے مستقبل کا کوئی تحفظ باقی رہتا ہے۔ ایوانِ اسمبلی میں مسلم معاشرے کو کٹہرے میں کھڑا کرنے کے لیے حسبِ روایت اس بار بھی طلاق ثلاثہ کے معاملے کو بھرپور طریقے سے اچھالا گیا۔ جب اس حساس مسئلے پر حکومت سے استفسار کیا گیا تو یوگیش کدم نے دعویٰ کیا کہ طلاق ثلاثہ کی شکایات صرف ایک شہر تک محدود نہیں ہیں، پورا صوبہ اس کی زد میں آ چکا ہے۔ اپنے دعوے کو تقویت دینے کے لیے وزیرِ مملکت برائے داخلہ نے کچھ مخصوص اعداد و شمار بھی ایوان میں پیش کیے۔ ان کے مطابق سال ۲۰۲۴ء کے دوران موصول ہونے والی شکایات میں سے ۴۲ کو تفتیش کے بعد درست پایا گیا، جب کہ سال ۲۰۲۵ء میں اسی معاملے کے تحت ۹۵ افراد کو پابندِ سلاسل کیا جا چکا ہے۔ ان ۹۵ گرفتاریوں کی نوعیت اور بنیاد پر کئی سنگین سوالات جنم لیتے ہیں۔ کیا ان افراد کو محض اس لیے جیل میں ڈالا گیا کہ انہوں نے رشتوں کا پاس نہ رکھتے ہوئے خواتین کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا، یا پھر ان کے جرائم کی فہرست میں جائز طریقے سے دوسری شادی کرنا بھی شامل تھا؟ یہ ریاست کا عجیب وغریب رویہ ہے کہ وہ ایک طرف بے نام اور عارضی رشتوں کی سرپرستی کرتی ہے اور دوسری طرف نکاح کے پاکیزہ راستوں پر پہرے بٹھاتی ہے۔ اسمبلی کے اندر اس گرما گرم بحث نے دیگر سیاسی رہنماؤں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار پر مجبور کیا۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے اجیت پوار خیمے سے تعلق رکھنے والی رکن اسمبلی ثنا ملک نے اس تجویز پر اپنے تحفظات کا اظہار تو کیا لیکن ساتھ ہی یہ غیر ضروری شرط بھی رکھ دی کہ اگر ہندوستان میں پڑوسی ملک کی طرز پر طلاق ثلاثہ کے حوالے سے قرآنی احکامات نافذ کیے جاتے ہیں، تو وہ اس کا خیر مقدم کریں گی۔

یہ استدلال اپنے اندر ایک بہت بڑی خامی اور تاریخی بھول لیے ہوئے ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے کسی پڑوسی ملک یا کسی دوسرے اسلامی ملک کا قانون کبھی بھی مشعلِ راہ نہیں رہا۔ ہندوستان کا سماجی اور ثقافتی پس منظر بالکل مختلف ہے، اور یہاں کے مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا واحد، حتمی اور مستند ذریعہ صرف قرآن و سنت ہے۔ کسی دوسرے ملک کی مثال دے کر اپنے ملک میں نئے قوانین مسلط کرنے کی راہ ہموار کرنا ایک انتہائی کمزور حکمتِ عملی ہے۔ اسی بحث کے دوران سابق ریاستی وزیر اور این سی پی رہنما جینت پاٹل نے کمال کی دور اندیشی اور سیاسی بلوغت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے برملا کہا کہ اسمبلی اسپیکر کو چاہیے تھا کہ وہ اس حساس اور نازک نوعیت کی تجویز کو ایوان میں پیش ہونے سے پہلے ہی متعلقہ وزراء اور ارکان کو بلا کر مسترد کر دیتے، کیونکہ ایسے غیر ضروری مباحثے معاشرے میں کشیدگی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ شیوسینا کے رہنما آدتیہ ٹھاکرے کا موقف بھی نہایت مدلل اور توجہ طلب تھا کہ یکساں سول کوڈ جیسے موضوعات پر جذباتی نعروں کے بجائے میرٹ کی بنیاد پر سنجیدہ گفتگو ہونی چاہیے۔ یہاں سب سے بڑا اور قانونی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مرکزی حکومت طلاق ثلاثہ کے خلاف ایک قانون پہلے ہی پورے ملک میں نافذ کر چکی ہے، تو پھر ریاستی اسمبلی کو اسی موضوع پر اپنا الگ قانون لانے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ ریاستی حکومتوں میں یکساں سول کوڈ لانے کی ایک اندھی اور بے مقاصد دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ آسام، گجرات اور اتراکھنڈ کی صف میں اب مہاراشٹر بھی کھڑا ہونا چاہتا ہے، جب کہ چنڈی گڑھ اور مغربی بنگال کی حکومتیں بھی ایسے ہی اعلانات کر چکی ہیں۔ یہ ایک ایسی سیاسی پیش قدمی ہے جس کے سماجی اثرات کی کوئی واضح پیش گوئی تو نہیں کی جا سکتی، لیکن اس نے عوام کے اندر ایک شدید قسم کا ہیجان ضرور پیدا کر دیا ہے۔ قوانین کا بنیادی مقصد معاشرے سے غیر اخلاقی سرگرمیوں کا خاتمہ اور سماجی عدل کا قیام ہوتا ہے۔ لیکن خاندانی قوانین کے حوالے سے جو روش اپنائی جا رہی ہے، اس نے معاملات کو سدھارنے کے بجائے مزید بگاڑ دیا ہے۔ ازدواجی بندھن کو اس قدر کڑا اور پیچیدہ بنایا جا رہا ہے کہ نئی نسل قانونی نکاح سے گھبرانے لگی ہے، اور دوسری جانب انہیں زنا اور کھلے رشتوں کی باقاعدہ ترغیب دی جا رہی ہے۔ نکاح کی طرح طلاق بھی انسانی زندگی کی ایک ناگزیر سماجی ضرورت ہے۔ جب دو انسانوں کے درمیان ایک چھت کے نیچے پرسکون زندگی گزارنا ناممکن ہو جائے، تو انہیں عزت کے ساتھ الگ ہونے کا راستہ فراہم کرنا ہی حقیقی انصاف ہے۔ اگر قانون کے زور پر علاحدگی کے تمام راستے مسدود کر دیے جائیں، تو عورت کی زندگی ایک اذیت ناک قید خانے میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔ یکساں سول کوڈ کا جو نیا مسودہ تیار کرنے کی بات کی جا رہی ہے، اس میں میاں بیوی کے درمیان ناگزیر علاحدگی یا ایک مجلس کی تین طلاق کے متبادل کے طور پر کیا متوازن راستہ تجویز کیا گیا ہے؟ جب تک اس سوال کا واضح اور شفاف جواب سامنے نہیں لایا جاتا، عوام کے ذہنوں میں پنپنے والی بے چینی اور عدمِ تحفظ کا احساس ہرگز ختم نہیں ہوگا۔

## اجے دیوگن کی فلم ’چوہان‘ کا ٹریلر اور کشمیریوں کے ہرے ہوتے زخم: ’کاش اُس دن میں مرگیا ہوتا، اس نے میری زندگی برباد کر دی‘

غافرہ قادر

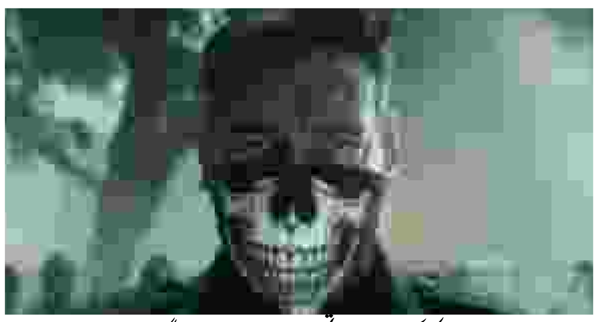

وہ نومبر 2018 کی ایک سرد دوپہر تھی جب 18 ماہ کی ہبہ جان اپنی والدہ کی گود میں گھر کے اندر بیٹھی تھیں۔ یہ وہ وقت تھا جب انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے ضلع شوپیاں کے علاقے کپران میں احتجاجی مظاہرے جاری تھے۔ جیسے ہی سکیورٹی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں شروع ہوئیں اور آنسو گیس کا دھواں گھر کے اندر داخل ہوا، تو ننھی ہبہ کو سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگی۔ ہبہ کی والدہ نے تازہ ہوا کے لیے گھر کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ باہر پیلٹ گن سے چلائی گئی گولی گھر کا دروازے کو چیرتے ہوئے اندر آئی اور اس سے نکلنے والے دھات کے چھروں نے ہبہ کی دائیں آنکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کے ذریعے دھاتی ذرات تو نکال دیے، لیکن وہ یہ یقین دہانی نہ کروا سکے کہ ہبہ کبھی دوبارہ مکمل طور پر دیکھ بھی پائیں گی یا نہیں۔ ہبہ کی آنکھ پر لپٹی پٹیوں والی تصاویر پر مبنی رپورٹس دنیا بھر کے اخبارات اور ٹی وی چینلز پر نشر ہوئیں اور وہ انڈیا کے زیرانتظام کشمیر میں اُس وقت جاری ’پیلٹ گن بحران‘ کی سب سے نمایاں علامت بن کر سامنے آئیں۔ مگر اب تقریباً آٹھ برس بعد ہبہ اور سینکڑوں دیگر پیلٹ گن متاثرین کی تصاویر، ایک بار پھر کشمیر میں سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں۔ لیکن اس بار یہ کسی احتجاج یا فوجی آپریشن کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے بالی وڈ فلم ’چوہان‘ کا حال ہی میں ریلیز ہونے والا ٹیزر ہے۔ بالی وڈ اداکار اجے دیوگن کی نئی فلم ’چوہان‘ کا ٹیزر گذشتہ ماہ کے اختتام پر جاری ہوا تھا جس کے بعد کشمیر میں غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد اجے دیوگن کی آواز آتی ہے جو کہتے ہیں کہ ’غلطی ہماری نہیں تھی، آرڈرز اُوپر سے آئے تھے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے۔ مگر سامنے والا سیدھا پتھر ہی اُٹھا لے، تو جواب کیا؟‘ یہ وہ ڈائیلاگز ہیں کہ جن سے اِس فلم کے ٹیزر کا آغاز ہوتا ہے۔ دو منٹ، 24 سیکنڈ کے اس ٹیزر میں اجے دیوگن کا کردار، ہجوم کو قابو میں کرنے کے مختلف طریقوں کو غیر مؤثر قرار دیتا ہے۔ اس میں وہ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ’آنسو گیس کو آن لائن خریدے گئے ماسک سے بے اثر کیا جا سکتا ہے، واٹر کینن کا اثر عارضی ہوتا ہے، جبکہ پیلٹ گن صرف ’محدود نقصان‘ پہنچاتی ہے۔‘ کشمیر کے بہت سے لوگوں کے لیے یہاں استعمال کیے گئے یہ الفاظ کہ ’پیلٹ گن صرف محدود نقصان ہی پہنچاتی ہے‘ غم و غصے کو جنم دے رہی ہے۔ اور ماضی میں سکیورٹی فورسز کی پیلٹ گنز کا نشانہ بننے والے افراد کے پُرانے زخموں پھر سے ہرے ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ سنہ 2010 میں کشمیر میں پیلٹ گنز کو مظاہرین کو کنٹرول کرنے کے ایک ہتھیار کے طور پر متعارف کروایا گیا تھا اور ابتدا میں حکام نے اسے ’غیر مہلک‘ قرار دیا تھا۔ تاہم اِس کے استعمال کے نتیجے میں سینکڑوں افراد زخمی ہوئے، بینائی سے محروم ہوئے یا مستقل معذوری کا شکار ہوئے۔ 12 بور پمپ ایکشن شاٹ گن کے ایک کارتوس سے سینکڑوں باریک دھاتی ذرات نکلتے ہیں جو وسیع علاقے میں بے ترتیب انداز میں پھیل جاتے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں، ڈاکٹروں اور حتیٰ کہ بعض پولیس افسران نے بھی اعتراف کیا تھا کہ فائر کے بعد ان ذرات کو کسی خاص سمت میں محدود رکھنا ممکن نہیں رہتا۔ پیلٹ گن کے متاثرین میں انشا مشتاق لون بھی شامل ہیں۔ انشا جولائی 2016 میں حزب المجاہدین کے کمانڈر برہان وانی کی ہلاکت کے بعد پھوٹ پڑنے والے احتجاجی مظاہروں کے دوران 14 برس کی عمر میں پیلٹ گن کا نشانہ بنی تھیں۔ برہان وانی کی موت کے تین روز بعد انشا اپنے گھر کی کھڑکی سے باہر جھانک کر یہ جاننے کی کوشش کر رہی تھیں کہ علاقے میں ہو کیا رہا ہے۔ تاہم اُن کے مطابق انھیں کیا خبر تھی کہ کھڑکی سے باہر جھانکنے کی انھیں بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی کیونکہ چند ہی لمحوں بعد درجنوں پیلٹس کے ٹکڑے اُن کے چہرے میں پیوست ہو گئے۔ سو سے زائد دھاتی ذرات اُن کے جسم اور آنکھوں میں پیوست ہوئے، جس کے نتیجے میں اُن کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور جب وہ ہسپتال میں ہوش میں آئیں تو اُن کی دونوں آنکھوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر میں پیش آنے والے متعدد واقعات کے پس منظر میں اجے دیوگن کی اس فلم کے ٹیزر میں پیلٹ گن کے اثرات کو معمولی اور محدود دکھائے جانے پر شدید ردِعمل سامنے آ رہا ہے۔ مقامی کشمیری نوجوان عمر مختار نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’ہم میں سے جن لوگوں نے 2017 کے ہولناک واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، اُن کے لیے ’محدود نقصان‘ کے الفاظ صرف جھوٹ نہیں بلکہ پوری نسل کو اس کی وجہ سے پہنچنے والے صدمے کا مذاق ہے۔‘ ’مجھے یہ جاننے کے لیے کسی فلمی سکرپٹ کی ضرورت نہیں کہ پیلٹ گنز کیا کرتی ہیں۔ میں نے اس کی حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔‘

ایک اور کشمیری نوجوان عمیر اشرف نے بھی بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ’اُس دور کا تشدد صرف سڑکوں تک محدود نہیں تھا بلکہ ہسپتالوں تک بھی پہنچ گیا تھا۔ ہسپتالوں کے وارڈز میں آنسو گیس اِتنی بھر جاتی تھی کہ مریض بھی شدید متاثر ہوتے تھے۔ یہ کسی بھی طرح ’محدود نقصان‘ نہیں تھا بلکہ ایک انسانی المیہ تھا۔‘ فلم کے ٹیزر پر تبصرہ کرتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ ’جب بالی وڈ ان واقعات کو غیر اہم بنا کر یا مسخ کر کے پیش کرتا ہے تو یہ متاثرین کے درد کو بڑھانے اور حقیقت کو جھٹلانے کے مترادف ہوتا ہے۔ اگر سینیما ہماری کہانیاں دیانت داری سے بیان نہیں کر سکتا تو کم از کم ہمارے زخموں کو تفریح کا ذریعہ نہ بنائے اور ان پر نمک پاشی سے گریز کرے۔‘ سوشل میڈیا پر نہ صرف کشمیریوں بلکہ مختلف شعبے ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی اس ٹیزر پر مایوسی اور ناراضی کا اظہار کیا۔ انھوں نے بی جے پی کی دوہری پالیسی پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سوال کیا کہ ’بی جے پی حکومت اُن نوجوانوں کے لیے عام معافی کا پیکج بھی لے کر آئی تھی۔ اُس وقت عوامی رابطے اور اعتماد سازی کی کوششیں بھی کی گئی تھیں۔ پھر اس قسم کے پروپیگنڈے کا مقصد کیا ہے؟ جو کچھ ہوا وہ افسوسناک تھا، بہت سے لوگوں نے اپنی بینائی کھو دی اور حکومت نے سنہ 17-2016 کے بعد مظاہرین کے خلاف پیلٹ گنز کے استعمال سے متعلق اپنی حکمتِ عملی بھی تبدیل کی۔‘ ’دی بھوٹانیز‘ اخبار کے مدیر تنزنگ لامسانگ نے ایکس پر لکھا کہ ’کشمیر کے کشیدہ حالات اور عسکریت پسندی جدید انڈین تاریخ کے سب سے المناک ابواب میں سے ایک ہے۔۔۔ پیلٹ گنز کے باعث 17 افراد جان سے گئے جبکہ 139 افراد جن میں بچے بھی شامل تھے اپنی بینائی سے محروم ہو گئے اور اجے دیوگن کہتے ہیں کہ آئیے اس پر ایک ایکشن فلم بناتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔‘ انڈین پارلیمان میں پیش کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق جولائی 2016 سے اگست 2017 کے درمیان 17 افراد پیلٹ گن سے لگنے والے زخموں کے باعث ہلاک ہوئے۔ جموں و کشمیر سٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن کے مطابق صرف سنہ 2016 کے دوران 1726 افراد پیلٹ گنز سے زخمی ہوئے۔ جبکہ سنہ 2018 میں اُس وقت کی وزیرِ اعلیٰ محبوبہ مفتی نے اسمبلی میں بتایا تھا کہ جولائی سنہ 2016 سے فروری سنہ 2017 کے درمیان 6221 افراد پیلٹ گن سے زخمی ہوئے جن میں سے 728 افراد کی آنکھیں متاثر ہوئیں۔ طبی مطالعات کے مطابق ان زخموں سے ہونے والا نقصان ’وسیع اور اکثر ناقابل تلافی‘ ہوتا ہے۔ انڈین جرنل آف آپتھلمولوجی میں شائع ایک تحقیق میں سنہ 2016 کے مظاہروں کے بعد سرینگر کے ایک ہسپتال میں داخل ہونے والے 777 مریضوں کا جائزہ لیا گیا۔ محققین نے پایا کہ سرجری کے باوجود بہت سے مریضوں کی بینائی بحال نہ ہو سکی۔ تحقیق میں شامل نصف سے زیادہ مریضوں کی عمر 20 سے 29 سال کے درمیان تھی جبکہ ایک تہائی سے زیادہ 10 سے 19 سال کے لڑکے تھے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے چھ سال تک کے بچوں میں بھی پیلٹ لگنے سے آنے والے زخموں کے واقعات ریکارڈ کیے جبکہ زخمی بچوں کی تصاویر کشمیر کی بے چینی کی علامت بن گئیں۔

(بی بی سی اردو)

## اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غلط اطلاعات کا مقابلہ کرنے میں تنقیدی فکر کی اہمیت

الطاف میر
پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

آج کے ڈیجیٹل دور میں معلومات کی رفتار پہلے سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کیا گیا ایک پیغام منٹوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ اس ٹیکنالوجی نے مواصلات کو آسان بنا دیا ہے، لیکن اس نے ایک سنگین مسئلہ بھی پیدا کر دیا ہے، اور وہ ہے غلط معلومات۔ جعلی خبریں، ترمیم شدہ ویڈیوز، نفرت انگیز تقاریر، سازشی نظریات، اور جذباتی پراپیگنڈا معاشرے میں تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ بے شمار افراد اس طرح کے مواد کو اس کی سچائی یا جھوٹ کی جانچ پڑتال کیے بغیر یقین کر لیتے اور آگے بھیج دیتے ہیں۔ اس صورتحال نے معاشروں، انسانی رشتوں اور یہاں تک کہ قومی ہم آہنگی کو بھی شدید متاثر کیا ہے، جہاں افواہوں کی وجہ سے دنیا کے متعدد حصوں میں تشدد، نفرت اور خوف کی فضا پیدا ہوئی ہے، اور ایسے ماحول میں تنقیدی سوچ (تدبر و تفکر) کی اہمیت انتہائی ناگزیر ہو چکی ہے۔ تنقیدی سوچ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی معلومات کو قبول کرنے یا آگے پھیلانے سے پہلے عقل، علم اور ٹھوس شواہد کا استعمال کیا جائے، اور یہ لوگوں کو جذباتی ردِعمل ظاہر کرنے کے بجائے سوال اٹھانے، حقائق کی تصدیق کرنے اور پرسکون ہو کر سوچنے کی ترغیب دیتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسلام اس طرزِ فکر کی بھرپور تائید کرتا ہے، کیونکہ قرآن کریم اور تعلیماتِ نبویؐ مؤمنین کو گہرائی سے سوچنے، علم حاصل کرنے اور افواہوں یا محض قیاس آرائیوں کی اندھی تقلید سے بچنے کی پرزور تاکید کرتے ہیں۔ اسلام میں غلط اطلاعات اور افواہوں سے بچنے کی تعلیم نہایت واضح اور مؤثر انداز میں دی گئی ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ”اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو، پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو“ (سورہ الحجرات 6:49)۔ یہ آیتِ کریمہ جدید دور کے لیے ایک ہمہ گیر اور دائمی اصول فراہم کرتی ہے۔ اسلام مسلمانوں کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ کسی بھی خبر پر یقین کرنے یا اسے دوسروں تک پہنچانے سے پہلے اس کی مکمل جانچ اور تصدیق کر لی جائے۔ آج کے دور میں یہ حکم سوشل میڈیا پوسٹس، واٹس ایپ فارورڈز، وائرل ویڈیوز اور آن لائن تقاریر پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ معاشرے میں پیدا ہونے والے بہت سے تنازعات اور اختلافات کی بنیاد غیر مصدقہ اطلاعات پر جذباتی ردِعمل ہوتا ہے، جبکہ اسلام اپنے ماننے والوں کو سکھاتا ہے کہ وہ کسی خبر کے بارے میں فیصلہ کرنے سے پہلے توقف کریں، تحقیق کریں اور دانش مندی و بصیرت کے ساتھ معاملے کا جائزہ لیں۔ غلط معلومات اکثر برادریوں، مذاہب اور گروہوں کے درمیان نفرت پھیلاتی ہے۔ جعلی کہانیاں بعض اوقات غصہ اور تفرقہ پیدا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ تنقیدی سوچ لوگوں کو ہیرا پھیری کا مقابلہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ قرآن مجید بار بار انسانوں کو غور و فکر اور اپنے عقل و شعور کے استعمال کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں ارشاد ہے: ”کیا یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے؟“ (سورہ النساء 82:4)۔ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: ”بے شک اللہ کی نظر میں بدترین مخلوق وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں چلاتے۔“ (سورہ الانفال 22:8)۔ یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ اسلام استدلال اور سمجھ بوجھ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ ہر چیز اندھا دھند تسلیم کر لے۔ بلکہ اسے مشاہدہ کرنے، تجزیہ کرنے، اور حکمت کے ساتھ حق کی تلاش کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

غلط معلومات کے پھیلنے کی ایک بڑی وجہ اندھی تقلید ہے، کیونکہ لوگ اکثر پیغامات پر صرف اس لیے بھروسہ کر لیتے ہیں کہ وہ کسی مشہور شخصیت، سماجی رہنما یا بڑے آن لائن گروپس کی طرف سے آئے ہوتے ہیں، جبکہ اسلام بغیر علم اور تصدیق کے دوسروں کی پیروی کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا ارشاد ہے: ”اور جس بات کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑ“ (سورہ الاسراء 36:17)۔ یہ آیت موجودہ دور میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے جو لوگوں کو یاد دلاتی ہے کہ وہ صحیح فہم و ادراک کے بغیر نہ تو کوئی بات کہیں، نہ کسی پر الزام لگائیں اور نہ ہی کوئی معلومات پھیلائیں، کیونکہ جھوٹی معلومات شیئر کرنے سے کسی کی ساکھ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور سنگین سماجی مسائل جنم لے سکتے ہیں۔ اسی طرح، نبی کریم ﷺ نے بھی ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلانے کے خلاف تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (بغیر تصدیق) بیان کر دے“ (صحیح مسلم)۔ یہ حدیث سوشل میڈیا کے اس دور کے لیے ایک اہم ترین سبق سکھاتی ہے کہ ہر موصول ہونے والا پیغام آگے شیئر کرنے کے لائق نہیں ہوتا، اور ذمہ دارانہ گفتگو اچھے اخلاق اور کامل ایمان کا حصہ ہے۔ تنقیدی اور تعمیری سوچ تعلیم، مکالمے اور علم سے وابستگی کے ذریعے پروان چڑھتی ہے۔ اسلام نے علم و آگہی کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ قرآنِ مجید کی پہلی وحی ہی اس لفظ سے شروع ہوتی ہے: ”پڑھو“ (سورۂ علق: 1)۔ یہ اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ اسلام علم، فہم اور شعور کا دین ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان علماء نے سائنس، ریاضی، طب، فلسفہ اور علمِ فلکیات سمیت متعدد شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں، کیونکہ وہ تحقیق، سوال کرنے اور فکری جستجو کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آج کے دور میں تعلیمی اداروں، خاندانوں اور مذہبی رہنماؤں پر یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نوجوان نسل کو غلط معلومات اور گمراہ کن پروپیگنڈے کی پہچان سکھائیں۔ بچوں اور نوجوانوں کو یہ تعلیم دی جانی چاہیے کہ وہ معلومات کے ذرائع کی تصدیق کیسے کریں، ترمیم شدہ ویڈیوز اور جعلی تصاویر لوگوں کو کس طرح گمراہ کر سکتی ہیں، جذباتی پروپیگنڈا کس انداز سے اثر انداز ہوتا ہے، اور حقائق و آراء کے درمیان فرق کیسے کیا جاتا ہے۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں ڈیجیٹل خواندگی بھی اتنی ہی ضروری ہو چکی ہے جتنی روایتی خواندگی، کیونکہ باشعور اور باخبر شہری ہی ایک محفوظ، متوازن اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ غلط معلومات بہت تیزی سے پھیلتی ہیں کیونکہ وہ غصے، خوف یا نفرت جیسے انسانی جذبات کو نشانہ بناتی ہیں، جبکہ تنقیدی سوچ جذباتی حالات میں بھی انسان کو پرسکون اور عقلی رویہ برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ اسلام بھی جذباتی توازن اور صبر و تحمل کی تعلیم دیتا ہے، چنانچہ سورہ الفرقان کی آیت (63:25) ”اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں (یعنی امن کی بات کرتے ہیں)“، جلد بازی میں جذباتی ردِعمل ظاہر کرنے کے بجائے حکمت، صبر اور پرامن رویے کو فروغ دیتے ہیں؛ اور یقیناً ایک باشعور اور سنجیدہ انسان کے افواہوں اور پروپیگنڈے کا شکار ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔

دینی اسکالرز اور سماجی رہنماء غلط معلومات (پروپیگنڈے) کے خلاف ایک انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، اس لیے جمعہ کے خطبات، تربیتی ورکشاپس اور نوجوانوں کے پروگراموں کے ذریعے تنقیدی سوچ، پرامن مکالمے اور سوشل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ بعض افراد غلط طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ سوال پوچھنے سے ایمان کمزور ہوتا ہے، حالانکہ حقیقت میں اسلام سمجھ بوجھ کے لیے مخلصانہ سوال پوچھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مضبوط ایمان علم، غور و فکر، اور یقین کی بنیاد پر تعمیر ہوتا ہے۔ قرآن مجید بار بار لوگوں سے کہتا ہے کہ وہ فطرت، تاریخ، اور انسانی رویے کو غور و فکر کی علامات کے طور پر مشاہدہ کریں، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلام ایک فعال اور ذہین ذہن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تنقیدی سوچ مؤمنین کو انتہا پسندانہ نظریات، جعلی مذہبی تشریحات، اور ہیرا پھیری والے پراپیگنڈا سے بچاؤ میں مدد دیتی ہے، اور حکمت اور ہمدردی کے ساتھ عمل کرنے والے متوازن افراد پیدا کرتی ہے۔ ایک ایسے دور میں جہاں غلط معلومات ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے تیزی سے پھیلتی ہیں، تنقیدی سوچ ہر فرد کے لیے ناگزیر ہو گئی ہے۔ یہ معاشرے کو نفرت، تشدد، اور غلط فہمی سے بچاتی ہے۔ اسلام اس نقطہ نظر کی بھرپور حمایت کرتا ہے، تصدیق، غور و فکر، علم، اور ذمہ دارانہ گفتگو کی ترغیب دے کر۔ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات مؤمنین کو یاد دلاتی ہیں کہ وہ ہر دعوے کو اندھا دھند قبول نہ کریں، بلکہ حکمت اور صبر کے ساتھ حق کی تلاش کریں۔ ایک فکرمند، آگاہ اور علم دوست معاشرہ نہ صرف زیادہ مضبوط اور پُرامن ہوتا ہے بلکہ گمراہ کن پروپیگنڈے، فریب دہی اور ذہنی اثراندازی کے مقابلے میں بھی زیادہ محفوظ اور ثابت قدم رہتا ہے۔

## رفیقِ درس سے رفیقِ علم تک
## ڈاکٹر محمد صلاح الدین: ایک خراجِ تحسین

از: شیخ اعجاز (موظف مدرس مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ)

زندگی کے سفر میں بعض لوگ ایسے ملتے ہیں جن کے ساتھ برسوں کی رفاقت تو رہتی ہے، مگر ان کی شخصیت کے کئی روشن پہلو وقت گزرنے کے ساتھ آہستہ آہستہ منکشف ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد صلاح الدین میرے ایسے ہی رفیق درس ہیں۔ ہم دونوں مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ کے طالب علم تھے۔ دسویں جماعت تک ایک ہی جماعت میں ساتھ پڑھنے کا موقع ملا، پھر تعلیمی سفر نے ہمیں مختلف راستوں پر ڈال دیا۔ میں نے اپنی فطری دلچسپی کے مطابق فنونِ لطیفہ اور ادب کو اپنا میدان بنایا، جبکہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین نے انگریزی زبان و ادب میں اپنی علمی شناخت قائم کی۔ اس وقت شاید ہم دونوں میں سے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ برسوں بعد ہم دونوں پیشہ تدریس سے وابستہ ہوں گے، اگرچہ الگ الگ اداروں میں۔ وقت نے اگرچہ ہماری راہیں جدا کر دیں، لیکن علم اور تدریس کی مشترک وابستگی نے اس رفاقت کو ایک نئی معنویت عطا کر دی۔ وقت گزرتا گیا۔ بعد کے برسوں میں جب ان کی علمی اور ادبی سرگرمیوں کے بارے میں جاننے کا موقع ملا تو بے اختیار حیرت اور مسرت ہوئی۔ انہوں نے ملازمت کو محض ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ اسے علم، تحقیق اور مسلسل خودسازی کا وسیلہ بنا لیا۔ کچھ لوگ اپنی صلاحیتوں کا چرچا کرتے ہیں، لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خاموشی سے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں، اور ان کا عمل ہی ان کا تعارف بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد صلاح الدین اسی قبیل کے انسان ہیں۔ ان کے گھر کا ماحول دینی اور تعلیمی تھا۔ ان کے والدِ محترم، مولوی محمد زین الدین صاحب، مدینۃ العلوم ہائی اسکول، ناندیڑ کے صدر مدرس تھے۔ وہ نہایت دیندار، بااصول، منظم اور نظم و ضبط کے پابند انسان تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ دینی مزاج کے ساتھ جدید تعلیم بھی حاصل کی جائے، خصوصاً انگریزی زبان میں مہارت پیدا ہو۔ اس اعتبار سے انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم پر اسی جذبے سے توجہ دی گویا وہ اپنے محدود دائرہ عمل میں وہی کردار ادا کرنا چاہتے تھے جس کی وکالت ایک دور میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کے لیے کی تھی۔ مولوی محمد زین الدین صاحب کی ایک یاد آج بھی ذہن میں تازہ ہے۔ اسکول کے ٹائم ٹیبل میں ظہر کی نماز کے لیے وقفہ رکھا گیا تھا تاکہ طلبہ نماز ادا کر سکیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ بچے نماز کے بجائے میدان میں شرارتوں میں مصروف رہتے ہیں تو انہوں نے ایک نہایت خوب صورت تدبیر سوچی۔ اپنی ذاتی لائبریری سے متعدد کتابیں لا کر اسکول کے صحن میں قائم چمن میں ایک کھلی لائبریری بنا دی تاکہ بچے مطالعے کی طرف مائل ہوں۔ لیکن شرارتی بچوں نے پہلے ہی دن ان کتابوں کو وہاں سے اٹھا کر اپنے بستوں میں رکھ لیا۔ نماز کے بعد مولوی صاحب نے ہر جماعت میں جا کر کتابیں تلاش کیں، اور جہاں کتابیں ملیں وہاں سزا بھی دی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ہماری جماعت میں کسی نے ایک کتاب خاموشی سے صلاح الدین کے بینچ کے نیچے رکھ دی۔ مولوی صاحب اپنے اصولوں کے اتنے پابند تھے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی بے قصور ہونے کے باوجود سزا دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ ڈاکٹر صلاح الدین کو یہ واقعہ آج بھی یاد ہے یا نہیں، لیکن میں چونکہ ان شرارتی بچوں میں شامل تھا جن کی دلچسپی اس زمانے میں تعلیم سے زیادہ شرارتوں میں تھی، اس لیے یہ منظر آج بھی میرے حافظے میں پوری تازگی کے ساتھ محفوظ ہے۔ آج جب اس واقعے کو یاد کرتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ اصول پسندی کی یہی تربیت بعد میں ڈاکٹر صلاح الدین کی پوری زندگی کا سرمایہ بن گئی۔

طالب علمی کے زمانے میں وہ کھیل کود میں بھی بھرپور حصہ لیتے تھے، خصوصاً کرکٹ ان کا پسندیدہ کھیل تھا۔ ان کی باؤلنگ خاصی عمدہ ہوتی تھی اور میدان میں بھی وہ اتنے ہی متحرک نظر آتے تھے جتنے کلاس روم میں سنجیدہ۔ بعد کے برسوں میں انہوں نے اپنی علمی پیاس کو کبھی بجھنے نہیں دیا۔ 1995 میں مراٹھواڑہ کالج آف ایجوکیشن سے بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد 1996 میں مراٹھواڑہ یونیورسٹی، اورنگ آباد سے ایم اے (انگریزی) مکمل کیا، پھر 2013 میں انہوں نے سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے تحقیقی مقالے کا عنوان 'Jehovah or Jesus:Milton's God' (ملٹن کے تصورِ خدا: یہوواہ یا حضرت عیسیٰؑ؟) تھا۔ عنوان ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مطالعہ محض انگریزی ادب تک محدود نہیں تھا بلکہ ادب، مذہب اور الٰہیات کے باہمی تعلق پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ ایسے دقیق موضوع کا انتخاب ان کے سنجیدہ علمی ذوق اور تحقیقی مزاج کا غماز ہے۔ اس کے بعد 2018 میں انہوں نے اسی جامعہ سے انگریزی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے مقالہ تحقیق کا عنوان تھا: Booker Prize Winning Indian Novels of Salman Rushdie, Arundhati Roy, Kiran Desai and Aravind Adiga: A Comparative Study۔ اس موضوع کا انتخاب اس بات کا مظہر ہے کہ ان کا مطالعہ کلاس روم کی چار دیواری تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ عالمی معیار کے ہندوستانی انگریزی ادب اور اس کے فکری و سماجی مباحث سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ 2021 میں انہوں نے فرانسیسی زبان میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک تعلیم کسی سند کے حصول پر ختم نہیں ہوتی بلکہ سیکھنے کا سفر پوری زندگی جاری رہتا ہے۔ بعد ازاں انہی علمی دلچسپیوں کا اظہار ان کی تصنیفات میں بھی ہوا۔ ان کی دو اہم کتابیں A Study of:Paradise Lost "Milton's Theology" (2019) اور "From Bethlehem to Makkah" (2022) شائع ہوئیں۔ ان کے انگریزی مضامین ملک کے ممتاز اخبارات اور مختلف ادبی، سماجی اور سیاسی جرائد میں مسلسل شائع ہوتے رہے، جس سے ان کی فکری وسعت اور قلمی صلاحیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ یکم ستمبر 1997 کو انہوں نے قریشیہ ہائی اسکول میں انگریزی معلم کی حیثیت سے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔ آٹھویں، نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کو پڑھاتے ہوئے انہوں نے انگریزی مضمون کا نتیجہ مسلسل نوّے فیصد کے قریب رکھا، جو ان کی تدریسی مہارت اور طلبہ سے مخلصانہ وابستگی کا روشن ثبوت ہے۔ 30 جون 2026 کو وہ محسن خدمات کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔ مولوی زین الدین صاحب کی دینی بصیرت، اصول پسندی اور دعوتی مزاج کا گہرا اثر ڈاکٹر محمد صلاح الدین کی شخصیت پر بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ سادگی، متشرع طرزِ زندگی، فرائض کی ادائیگی میں احساسِ ذمہ داری، قول و فعل کی یکسانیت اور دینی دعوت سے وابستگی، یہ تمام اوصاف انہیں اپنے والد کی تربیت سے ورثے میں ملے۔ جہاں بھی موقع ملا، خیر کی دعوت کو اپنا فریضہ سمجھا۔ ان کی شخصیت اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ صالح والدین کی تربیت اولاد کی فکری اور عملی زندگی پر کس قدر دیرپا اثرات مرتب کرتی ہے۔ آج جب وہ تدریسی خدمات سے سبکدوش ہو رہے ہیں تو بظاہر ان کی ملازمت کا ایک باب اختتام کو پہنچ رہا ہے، لیکن اہلِ علم کی زندگی ملازمت کی مدت کی پابند نہیں ہوتی۔ ان کا علم، ان کی تحقیق، ان کی تصانیف، ان کے شاگرد اور ان کا کردار آنے والے زمانوں میں بھی ان کی نمائندگی کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین صاحب کی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، انہیں صحت، عافیت اور عمرِ دراز نصیب فرمائے اور آئندہ بھی ان کے علم، قلم، تجربے اور فکری رہنمائی سے تعلیمی دنیا، قوم اور ملت کو فیض پہنچتا رہے۔ آمین۔

# صحابہ کرامؓ امت مسلمہ کیلئے معیارحق ہیں: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 3۔جولائی 2026ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور32 نے خطبہ جمعہ میں عظمت صحابہ کرامؓ کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کو بتانے کیلئے قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر ان کی تعریف و توصیف کو بیان فرمایا ہے، امت مسلمہ کا متفق فیصلہ ہے حضرات صحابہ کرامؓ سب کے سب ہمارے لیے معیارحق ہیں، حضرات صحابہ کرامؓ کی عظمت بے مثال اور لازوال ہے، حضرات صحابہ کرامؓ کی مقدس اور محترم جماعت کو سرکار دوعالم فخر بنی آدم سید الاولین والآخرین رحمت للعالمین خاتم النبیینؐ کے دست حق و صداقت پر براہ راست ایمان قبول کرنے کا موقع ملا اور ان کو ایمان کی دولت، دین کی دولت، دین کی فہم و فراست اور پیغمبر اسلامؐ کی صحبت عالیہ نصیب ہوئی ہے، اللہ رب العزت نے سورہ انفال میں ارشاد فرمایا ہے سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کیلئے بڑے اونچے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے، رب العالمین نے قرآن مجید میں کہیں ارشاد فرمایا یہی لوگ راہ راست پر ہیں، کہیں فرمایا یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں کہیں فرمایا یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں، مولانا نے دوران خطاب فرمایا حضرات صحابہ کرامؓ کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں، یہ بڑی ہی مقدس اور منتخب جماعت ہے ان کے خصائل اور خصوصیات بے مثال ہیں حقیقت یہ ہے حضرات صحابہ کرامؓ کی شان ہی نرالی ہے، رب ذوالجلال کی قسم حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت ہی ہے جنھوں نے روئے زمین پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت و اتباع پیروی و فرماں برداری کی ایسی مثال قائم کردی ہے جو رہتی دنیا تک اہل ایمان بندوں کیلئے ایسا نمونہ ہے جس کی مثال آج تک نہ کوئی پیش کرسکا ہے اور نہ کوئی پیش کرسکے گا ہاں یہ بات ہمارے لیے بالکل لازمی ہے، ہم حضرات صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلیں یہ سرکار دوعالم امام الانبیاءؐ کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ سے رضا و خوشنودی کا پروانہ پالیے ہیں، ہمارے لیے بھی یہی وہ نقشہ ہے جو دونوں جہاں میں ہماری کامیابی و کامرانی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ ہے، ہمیں چاہیے کہ حضرات صحابہ کرامؓ سے سچی محبت کریں، ان کا احترام اور ان کی عظمت کو اپنے دلوں میں پیدا کریں، ان کے اوصاف و کردار کو اپنائیں، حضرت علامہ حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے حضرات صحابہ کرامؓ دو مرتبہ اپنی زندگی میں بہت خوش ہوئے ہیں، پہلی مرتبہ جب قرآن مجید میں ان کے بارے میں رضی اللہ عنھم اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور دوسری مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا، قیامت کے دن ہر شخص اسی کیساتھ ہوگا دنیا میں جس سے محبت رکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں تم ان میں سے کسی ایک کی بھی اقتداء کرلو ہدایت پاجاوگے مطلب یہ ہے منزل مقصود تک پہنچ جاوگے اور یہی ہماری جنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کے محاسن و محامد بیان کرو ان کی صفتوں خصوصیات اور کمالات کا تذکرہ کرو ان کے اوصاف و کردار کو اپنی زندگی میں پیدا کرنے کی حد درجہ کوشش کرو، افسوس آج بد بخت قسم کے لوگ حضرات صحابہ کرامؓ کو تنقید کا نشانہ بنارہے ہیں، انکی شان میں گستاخی کررہے ہیں، غضب تو یہ ہے اپنے اس عمل کو کمال سمجھتے ہیں، حضرات صحابہ کرامؓ سے ہم اپنی والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار اپنے عمل اخلاق و کردار سے دنیا والوں کے سامنے پیش کریں، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

# بھیونڈی کو بڑی راحت: وراں تالاب اوورفلو، 8 لاکھ شہریوں کی پیاس بجھانے کی تیاری

## شاہ پور کے بھاتسا ڈیم میں کم بارش، ممبئی کی آبی سپلائی پر تشویش برقرار

بھیونڈی/شاہ پور: ۳؍جولائی (شارف انصاری):- تھانے ضلع میں مانسون نے دو الگ الگ تصویریں پیش کی ہیں۔ ایک جانب بھیونڈی شہر کے لیے خوش آئند خبر ہے، جہاں شہر کو پینے کے پانی کی فراہمی کا اہم ذریعہ وراں تالاب اپنی مکمل گنجائش کے ساتھ بھر کر اوورفلو ہوگیا ہے۔ دوسری جانب شاہ پور میں واقع بھاتسا ڈیم، جو ممبئی کو پانی فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہے، وہاں پانی کی سطح میں اضافہ ہونے کے باوجود توقع سے کم بارش ہونے کی وجہ سے مستقبل کے حوالے سے تشویش برقرار ہے۔ گزشتہ دو دنوں کی مسلسل موسلادھار بارش کے بعد بھیونڈی

کاوراں تالاب سو فیصد بھر چکا ہے اور اس کے اسپل وے سے تیزی کے ساتھ پانی بہہ رہا ہے۔ اسی تالاب سے شہر کے تقریباً 8 لاکھ شہریوں کو روزانہ قریب 85 ملین لیٹر پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ تالاب کے لبالب بھر جانے سے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کو بڑی راحت ملی ہے اور پانی کی کٹوتی میں تقریباً 50 فیصد تک کمی کیے جانے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ شہریوں کو اب پہلے کے مقابلے میں زیادہ باقاعدہ اور بروقت پانی کی فراہمی کی امید ہے۔ گزشتہ سال اسی عرصے میں تالاب میں صرف 40 فیصد پانی موجود تھا، جس کے باعث شہر میں ایک دن چھوڑ کر پانی فراہم کرنا پڑ رہا تھا۔ گزشتہ چار برسوں سے گرمیوں کے موسم میں پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنے والے شہریوں کے لیے اس بار مانسون راحت بن کر آیا ہے۔ وقت سے پہلے تالاب کے بھر جانے سے اس سال پانی کے بحران کا خدشہ کافی حد تک ختم ہوگیا ہے۔ دوسری جانب شاہ پور میں واقع بھاتسا ڈیم، جو ممبئی شہر کو پانی فراہم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے، 3 جولائی تک 37.53 فیصد بھر چکا ہے۔ ڈیم میں پانی کی سطح 95.28 میٹر ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ اس کی مکمل گنجائش 10.42 میٹر ہے۔ اس وقت ڈیم میں 180.272 ملین مکعب میٹر قابل استعمال پانی ذخیرہ ہے۔ تاہم تشویش کی بات یہ ہے کہ یکم جون سے اب تک بھاتسا ڈیم کے علاقے میں صرف 341 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 14.600 ملی میٹر بارش ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے ڈیم بھرنے کی رفتار توقع سے سست ہے۔ گزشتہ سال 3 جولائی تک ڈیم میں تقریباً 41.370 ملین مکعب میٹر پانی موجود تھا، جبکہ اس سال یہ کم ہو کر 213.247 ملین مکعب میٹر رہ گیا ہے، یعنی تقریباً 123 ملین مکعب میٹر کی کمی درج کی گئی ہے۔ فی الحال ڈیم سے نہروں، دریا، پن بجلی گھر اور دیگر ذرائع کے لیے تقریباً 25 کیوسک پانی کا کنٹرول شدہ اخراج جاری ہے۔ محکمہ آبپاشی کے حکام کا کہنا ہے کہ اگر آنے والے دنوں میں اچھی بارش ہوتی ہے تو ڈیم تیزی سے بھر سکتا ہے اور ممبئی کی آبی سپلائی کے حوالے سے پیدا ہونے والی تشویش کافی حد تک دور ہو جائے گی۔ تھانے ضلع میں مانسون کی موجودہ صورتحال دو مختلف اشارے دے رہی ہے۔ ایک طرف بھیونڈی کے لیے وراں تالاب کا اوورفلو ہونا خوشی اور راحت کی خبر ہے، تو دوسری طرف ممبئی کی پانی کی فراہمی کے لیے انتہائی اہم بھاتسا ڈیم میں توقع سے کم بارش انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ کر رہی ہے۔ اب سب کی نظریں آنے والے دنوں کی بارش پر مرکوز ہیں۔

# نیو ایرا انگلش میڈیم اسکول میں یلو یانڈرز ہاؤس کی جانب سے فرائیڈے سیشن کا کامیاب انعقاد

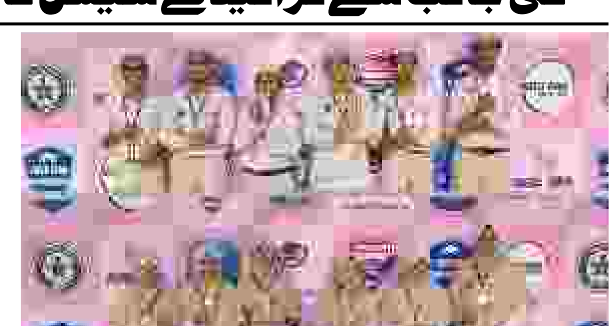

مالیگاؤں: ۳؍جولائی (راست) نیو ارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں میں یلو یانڈرز ہاؤس کی جانب سے ہفتہ وار فرائیڈے سیشن کا شاندار اور کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات نے اسلامی اقدار کے فروغ اور اخلاقی تعلیمات کو عام کرنے کے مقصد سے مختلف سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ پروگرام میں طلبہ نے ایمان افروز تقاریر پیش کیں، اسلامی معلومات پر مبنی دلچسپ کوئز کا انعقاد کیا، جبکہ دینی و اخلاقی موضوعات پر مفید معلومات بھی حاضرین کے ساتھ شیئر کیں۔ طلبہ کی بہترین کارکردگی، اعتماد اور تیاری کو حاضرین نے خوب سراہا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ نیو ایرا انگلش میڈیم اسکول میں ہر ہفتے باقاعدگی اور نظم و ضبط کے ساتھ فرائیڈے سیشن کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس کا مقصد طلبہ کی دینی، اخلاقی، تعلیمی اور قائدانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے۔ اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر اسکول کے چیئرمین اظہر مہدی سر اور چیئرپرسن عرفانہ مہدی میم کی تعلیمی و تربیتی خدمات اور طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی کے لیے ان کی مسلسل سرپرستی کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام پرنسپل شیبان سر، سپروائزر اقصیٰ میم اور ادا میم کی نگرانی اور رہنمائی میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا، جن کی کاوشوں نے اس سیشن کو مزید مؤثر اور یادگار بنا دیا۔

# بھیونڈی میں موسلادھار بارش کا قہر

## شہر سے دیہی علاقوں تک پانی ہی پانی، بازار اور نشیبی علاقے زیرِ آب

بھیونڈی: ۳؍جولائی (شارف انصاری):- گزشتہ کئی دنوں سے وقفے وقفے سے جاری بارش نے اب شدید شکل اختیار کر لی ہے۔ گزشتہ رات سے مسلسل ہونے والی موسلادھار بارش کے باعث بھیونڈی شہر کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں بھی معمولِ زندگی بری طرح متاثر ہو گیا ہے۔ شہر کے متعدد نشیبی علاقوں میں کمر تک پانی جمع ہو گیا، جبکہ اہم بازار، سڑکیں اور رہائشی علاقے زیرِ آب آ گئے ہیں۔ شہر کے مصروف تین بتی، سبزی مارکیٹ اور دیگر نشیبی علاقوں میں شدید آبی جماؤ دیکھا گیا۔ کئی مقامات پر گٹر اور سیوریج چیمبر ابل پڑے، جس کے باعث گندا پانی سڑکوں پر بہنے لگا اور نکاسیٔ آب کا نظام مکمل طور پر درہم برہم ہو گیا۔ متعدد اہم سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں، جس سے ٹریفک شدید متاثر ہوئی اور شہریوں کو پانی کے درمیان سے گزر کر اپنی منزل تک پہنچنا پڑا۔ مسلسل بارش کا سب سے زیادہ اثر تجارتی علاقوں پر پڑا۔ کئی دکانوں میں بارش کا پانی داخل ہونے سے تاجروں کو مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ دکانداروں نے جلدی جلدی اپنا سامان محفوظ مقامات پر منتقل کیا، جبکہ خریداروں اور راہگیروں کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شہر کے ساتھ ساتھ بھیونڈی تعلقہ کے دیہی علاقوں کی صورتحال بھی تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ متعدد دیہات میں اب بھی پانی جمع ہے، جبکہ کھیتوں میں پانی بھر جانے سے کسانوں کی پریشانی بڑھ گئی ہے۔ کئی اندرونی سڑکیں زیرِ آب آنے کے باعث دیہات کا رابطہ بھی متاثر ہوا ہے اور نشیبی رہائشی علاقوں میں لوگوں کا روزمرہ کا معمول درہم برہم ہو گیا ہے۔ دوسری جانب، گزشتہ دو دن کی مسلسل بارش کے باعث بھیونڈی شہر کو پینے کا پانی فراہم کرنے والا وراں تالاب لبریز ہو کر اوورفلو ہو گیا، جس سے تقریباً آٹھ لاکھ شہریوں کو پانی کی قلت سے بڑی راحت ملی ہے۔ تاہم شاہ پور میں واقع بھاتسا ڈیم میں اب بھی بارش معمول سے کم ہونے کے باعث ممبئی کی آبی سپلائی کے حوالے سے تشویش برقرار ہے۔ انتظامیہ مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے، جبکہ محکمہ موسمیات نے آئندہ چند گھنٹوں کے دوران بھی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ نشیبی علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو احتیاط برتنے، غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور مقامی انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

**مراسلہ....**

# نیت صاف منزل آسان

ہمارا یہ گمان ہوتا ہے کہ رزق صرف ہماری عقل ڈگری یا دن رات کی بھاگ دوڑ سے آتا ہے حالانکہ رزق کا ایک بہت بڑا حصہ ہماری نیت کے اخلاص سے جڑا ہے جب آپ کا دل دوسروں کے لیے صاف ہو جاتا ہے جب آ، جب آپ کسی کا حق مارنے کا سوچتے بھی نہیں اور دوسروں کی کامیابی پر دل سے خوش ہوتے ہیں تو غیب کا نظام آپ کے لیے ایسے راستے کھول دیتا ہے جہاں آپ کی سوچ بھی نہیں جا سکتی نیت صاف رکھیں کیونکہ برکت کا تعلق مال کی کثرت سے نہیں دل کے اطمینان سے ہے۔

☆☆☆☆☆

## پیسہ آنے پر جو عزت ملتی ہے وہ پیسے کی ہوتی ہے پیسہ ختم عزت ختم

ہم ایک ایسے معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں جہاں انسان کی قیمت اس کے بینک بیلنس اور جائیداد سے لگائی جاتی ہے، مگر حقیقت میں وہ لوگ سب سے زیادہ غریب ہیں جن کے پاس صرف دولت ہے اور کردار کا جنازہ نکل چکا ہے۔ دولت کے پجاریوں کی نظر صرف سطح پر ہوتی ہے، وہ سونے کی چمک میں اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں اس اندرونی عظمت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا جو ایک باکردار انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ پیسہ عارضی سہولت تو دے سکتا ہے، لیکن وہ وقار اور وہ رعب کبھی نہیں خرید سکتا جو صرف سچائی اور اصولوں پر ڈٹ جانے والے انسان کا مقدر ہوتا ہے۔ کردار وہ خوشبو ہے جو انسان کے مرنے کے بعد بھی دنیا کو مہکاتی رہتی ہے، جبکہ دولت کی چمک قبر کی دہلیز پر ہی دم توڑ دیتی ہے۔ جو لوگ مال و زر کے لیے اپنے ضمیر کا سودا کرتے ہیں، وہ دراصل خود کو بہت سستے داموں بیچ رہے ہوتے ہیں۔ ایک عظیم کردار کا مالک شخص جھونپڑی میں بیٹھ کر بھی وہ بادشاہت رکھتا ہے جس کا تصور محلات میں رہنے والے پست ذہن کبھی نہیں کر سکتے۔ یہ دولت کے پجاری کیا جانیں کہ جب ہر طرف اندھیرا ہو، تو صرف ایک روشن کردار ہی راستہ دکھاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ دولت آنی جانی چیز ہے، مگر ایک بار کردار پر داغ لگ جائے تو وہ عمر بھر کی کمائی کو مٹی میں ملا دیتا ہے۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

# پاکستان میں دہشت گردوں کی بھرتی کا نیا محاذ ڈیجیٹل دنیا بن چکی ہے: رپورٹ

واشنگٹن۔3؍جولائی۔ ایم این این۔ امریکی اشاعتی ادارے پی جے میڈیا میں شائع ہونے والے ترک نژاد صحافی ازائے بولوت کے ایک تجزیے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں دہشت گرد تنظیموں کی بھرتی کا طریقۂ کار تیزی سے بدل رہا ہے اور اب روایتی نیٹ ورکس کے بجائے سوشل میڈیا، انکرپٹڈ میسجنگ ایپس اور آن لائن پلیٹ فارمز دہشت گردوں کی بھرتی کا اہم ذریعہ بنتے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 2026 کے گلوبل ٹیررازم انڈیکس میں پاکستان مسلسل تیسرے سال جنوبی ایشیا میں دہشت گردی سے سب سے زیادہ متاثرہ ملک قرار پایا، جبکہ دہشت گردی کے باعث ہلاکتوں کی تعداد بھی 2013 کے بعد بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں اب نوجوانوں تک رسائی کے لیے سوشل میڈیا، آن لائن پروپیگنڈا، فنڈ ریزنگ، خفیہ پیغام رسانی اور ڈیجیٹل نیٹ ورکس کا استعمال کر رہی ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ ماضی میں دہشت گرد تنظیمیں مدارس، مقامی نیٹ ورکس اور براہ راست رابطوں کے ذریعے نوجوانوں کو اپنی طرف راغب کرتی تھیں، لیکن اب یہ عمل آن لائن پلیٹ فارمز پر منتقل ہو چکا ہے، جس سے بھرتی کا دائرہ مزید وسیع اور نگرانی زیادہ مشکل ہو گئی ہے۔ رپورٹ میں کالجوں اور جامعات کے طلبہ کو بھی آن لائن انتہا پسندانہ مواد کے ذریعے متاثر کیے جانے پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ تجزیے میں یہ بھی مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ دہشت گردی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے صرف سکیورٹی کارروائیاں کافی نہیں، بلکہ تعلیمی اصلاحات، نصاب میں تبدیلی، تنقیدی سوچ کے فروغ، ڈیجیٹل نگرانی، مقامی سطح پر انسدادِ انتہا پسندی کے بیانیے اور جامع انسدادِ دہشت گردی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

# چین نے ممتاز تبتی تعلیمی ادارہ بند کردیا، تبتی زبان اور ثقافت پر دباؤ مزید بڑھ گیا

بیجنگ۔3؍جولائی۔ ایم این این۔ چینی حکام نے تبتی زبان، ثقافت اور روایتی تعلیم کے فروغ کے لیے معروف ہنگکار دورجے ووکیشنل ہائی اسکول کو مستقل طور پر بند کر دیا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور تبتی تنظیموں نے اس اقدام کو تبتی شناخت، زبان اور ثقافتی ورثے کے خلاف جاری مہم کا تازہ ترین مرحلہ قرار دیا ہے۔ یہ ادارہ 2008 میں معروف تبتی مذہبی رہنما تلکو ہنگکار دورجے نے قائم کیا تھا اور گزشتہ تقریباً 17 برسوں سے طلبہ کو تبتی زبان، روایتی علوم، ثقافت، طب، فنون اور جدید پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کر رہا تھا۔ اس دوران ہزاروں طلبہ اس ادارے سے تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ رپورٹس کے مطابق چینی حکام نے پہلے نئے طلبہ کے داخلے پر پابندی عائد کی، جس کے بعد اب ادارے کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں بیجنگ نے تبتی علاقوں میں مینڈارن زبان کو بنیادی ذریعہ تعلیم بنانے کی پالیسی کو مزید سخت کیا ہے، جس کے باعث تبتی زبان میں تعلیم دینے والے ادارے مسلسل دباؤ کا شکار ہیں۔ تبتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ ادارے کی بندش سے نہ صرف مقامی طلبہ کی تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہوں گی بلکہ تبتی زبان، ثقافت اور روایتی علمی ورثے کے تحفظ کو بھی شدید دھچکا پہنچے گا۔ اطلاعات کے مطابق اسکول سے متعلق تصاویر اور خراجِ تحسین پر مبنی مواد بھی سوشل میڈیا سے ہٹا دیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ اقدام چین کی ان پالیسیوں کا حصہ ہے جن کے تحت تبتی علاقوں میں ثقافتی اور لسانی شناخت کو محدود کرتے ہوئے مینڈارن زبان اور مرکزی نصاب کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

# تائیوان کے گرد چین کا سمندری دباؤ بڑھ گیا
## تائی پے نے بڑھتی ہوئی جارحیت پر خبردار کردیا

تائی پے۔3؍جولائی۔ ایم این این۔ تائیوان نے خبردار کیا ہے کہ چین اس کے گرد سمندری دباؤ میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے اور اپنی کوسٹ گارڈ، سرکاری جہازوں اور دیگر غیر عسکری ذرائع کے ذریعے خطے میں اپنی موجودگی کو وسعت دے رہا ہے۔ تائیوانی حکام کے مطابق یہ اقدامات خطے میں کشیدگی بڑھانے اور تائیوان پر دباؤ ڈالنے کی ایک منظم حکمت عملی کا حصہ ہیں۔ تائیوان کی حکومت کا کہنا ہے کہ چین روایتی فوجی کارروائیوں کے بجائے اب نام نہاد "گرے زون" حکمت عملی اختیار کر رہا ہے، جس کے تحت کوسٹ گارڈ، تحقیقی جہازوں اور دیگر سرکاری بحری وسائل کو استعمال کرتے ہوئے تائیوان کے اردگرد اپنی موجودگی کو معمول بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق حالیہ مہینوں میں چینی بحری جہازوں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے، جن میں تجارتی جہازوں سے معلومات طلب کرنا، متنازع سمندری علاقوں میں گشت اور تائیوان کے زیر انتظام پانیوں کے قریب کارروائیاں شامل ہیں۔ تائی پے نے ان اقدامات کو بین الاقوامی بحری قوانین اور خطے کے استحکام کے لیے تشویشناک قرار دیا ہے۔ تائیوان نے واضح کیا ہے کہ وہ اپنی سمندری خودمختاری اور جہاز رانی کی آزادی کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات جاری رکھے گا۔ مبصرین کے مطابق چین کی بڑھتی ہوئی سمندری سرگرمیاں ہند بحرالکاہل میں علاقائی سلامتی اور بین الاقوامی جہاز رانی کے مستقبل سے متعلق خدشات میں مزید اضافہ کر رہی ہیں۔

# تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ، متعدد طیارے اور جنگی جہاز دیکھے گئے

تائی پے۔3؍جولائی۔ ایم این این۔ تائیوان کی وزارتِ دفاع نے کہا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران جزیرے کے اطراف چینی فوجی سرگرمیوں میں ایک بار پھر اضافہ دیکھا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق متعدد چینی فوجی طیارے، بحری جنگی جہاز اور سرکاری بحری جہاز تائیوان کے گرد سرگرم رہے، جن میں سے کئی طیاروں نے آبنائے تائیوان کی وسطی لکیر عبور کرتے ہوئے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی علاقے (ADIZ) میں بھی داخلہ کیا۔ وزارتِ دفاع کے مطابق تائیوان کی مسلح افواج نے تمام سرگرمیوں کی مسلسل نگرانی کی اور صورت حال سے نمٹنے کے لیے فضائی، بحری اور زمینی دفاعی نظام کو متحرک رکھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ چینی فوج کی ایسی سرگرمیوں کا مقصد تائیوان پر مسلسل فوجی اور نفسیاتی دباؤ برقرار رکھنا ہے۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ حالیہ مہینوں میں چین نے فوجی طیاروں، جنگی بحری جہازوں اور کوسٹ گارڈ کی کارروائیوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جسے خطے میں بڑھتی ہوئی "گرے زون" حکمت عملی کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ مبصرین کے مطابق تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہند بحرالکاہل کے خطے میں سلامتی سے متعلق خدشات کو مزید بڑھا رہا ہے، جبکہ تائیوان اپنی دفاعی تیاریوں اور نگرانی کے نظام کو مزید مضبوط بنا رہا ہے۔

# ٹی وی ایف کا 'گرام چکتسالیہ سیزن 2' ساڑھے تین ملین کے پار

ممبئی: ۳؍جولائی (ایم ملک) اپنے پہلے سیزن کی زبردست کامیابی کے بعد، دل دہلا دینے والا دیہی ڈرامہ ٹی وی ایف 'گرام چکسالیہ سیزن 2' 23 جون کو عالمی سطح پر ریلیز ہوا اور سامعین کا دل جیت رہا ہے۔ یہ شو ایک بہت بڑی کامیابی بن گیا ہے، جس نے خود کو 3.5+ ملین ملاحظات کے ساتھ ہندوستان کی سب سے زیادہ دیکھی جانے والی 10 سب سے زیادہ دیکھی جانے والی OTT پراپرٹیز میں ایک جگہ حاصل کر لی ہے۔ اپنے پہلے سیزن کی زبردست کامیابی کے بعد، دل دہلا دینے والا دیہی ڈرامہ 'گرام چکتسالیا' سیزن 2 کے ساتھ واپس آ گیا ہے، جس کا 23 جون کو عالمی سطح پر پریمیئر ہوا۔ TVF کے ذریعہ تخلیق کیا گیا اور راہول پانڈے کے ذریعہ ہدایت کردہ، 'گرام چکتسالیہ' اپنی دل کو چھونے والی کہانی کہنے، زمین سے زمین کے دیہی پس منظر، اور اس کی شاندار کاسٹ کی مضبوط پرفارمنس کے ساتھ مداحوں کے پسندیدہ بن کر ابھرا ہے۔ یہ سیریز اپنی صداقت اور جذباتی گہرائی کے ساتھ ناظرین کے ساتھ گونج رہی ہے، جو اسے TVF کے حالیہ دنوں میں سب سے زیادہ پسند کیے جانے والے شوز میں سے ایک بناتی ہے۔ اب اس کا دوسرا سیزن پوری قوم کے دلوں پر راج کر رہا ہے۔ The Viral Fever (TVF)، ہندوستان میں ایک انتہائی قابل احترام اور سرکردہ پروڈکشن کمپنی، نے مسلسل ملک کے سب سے زیادہ تعریفی اور کامیاب شوز پیش کیے ہیں۔ اپنی حقیقت پسندانہ کہانی سنانے، متعلقہ کرداروں اور مستند بیانیوں کے لیے مشہور، TVF نے متعدد انواع کے سامعین کے ساتھ ایک مضبوط تعلق قائم کیا ہے۔ مزید برآں، TVF نے پرائم ویڈیو پریزنٹ کے دوران کئی دھماکہ خیز اعلانات کے ساتھ لائم لائٹ حاصل کی۔ چاہے وہ 'ووان' اور 'کالج فیسٹ' جیسی فلمیں ہوں، 'پیرامڈ' اور 'ونش' جیسے نئے شوز ہوں، یا 'امینٹس'، 'پنچایت'، 'گرام چکتسالیہ'، 'سپنے بمقابلہ ہر کوئی' اور 'سندیپ بھیا' کے سب سے زیادہ منتظر نئے سیزن ہوں، ان کی سلیٹ اور ڈائیورس متاثر کن تھی۔ یہ ایک منفرد قسم کا شوکیس تھا جس نے TVF کو رات کا حتمی فاتح بنا دیا۔

# جئے سندھ فریڈم موومنٹ نے ترجمان کے گھر پر مبینہ چھاپے کی مذمت

سندھ۔3؍جولائی۔ ایم این این۔ جئے سندھ فریڈم موومنٹ (JSFM) نے اپنے مرکزی رہنما اور ترجمان منصور احمد کے اہلِ خانہ کے گھر پر مبینہ چھاپے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے سیاسی کارکنوں کو ہراساں کرنے اور اختلافی آوازوں کو دبانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ تنظیم کے مطابق ایک درجن سے زائد مسلح اور نقاب پوش افراد نے لاڑکانہ میں واقع منصور احمد کی سابقہ رہائش گاہ پر دھاوا بول کر اہلِ خانہ کو دھمکیاں دیں اور مبینہ طور پر یہ پیغام دیا کہ منصور احمد بیرون ملک رہتے ہوئے اپنی سیاسی سرگرمیاں ترک کر دیں۔ جئے سندھ فریڈم موومنٹ نے دعویٰ کیا کہ اس نوعیت کے اقدامات سیاسی اختلاف رائے کو دبانے اور قوم پرست کارکنوں میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش ہیں۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ واقعے کی آزادانہ اور شفاف تحقیقات کرائی جائیں اور ذمہ دار افراد کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ تنظیم نے انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان میں قوم پرست اور سیاسی کارکنوں کے خلاف مبینہ دباؤ، ہراسانی اور انتقامی کارروائیوں کا نوٹس لیں۔ جئے سندھ فریڈم موومنٹ کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات جمہوری آزادیوں اور اظہارِ رائے کے حق سے متعلق سنگین خدشات کو جنم دیتے ہیں۔

# بلوچستان: بس کھائی میں گرنے سے 40 افراد ہلاک، 8 زخمی

بلوچستان: ۳؍جولائی:۔ پاکستان کے ٹرانسپورٹ نظام کی خستہ حالی کو ایک بار پھر اجاگر کرتے ہوئے، جمعہ کے روز کم از کم 40 افراد ہلاک اور 8 دیگر شدید زخمی ہو گئے، جب ایک اوورلوڈ مسافر بس خطرناک شیرانی-ژوب شاہراہ پر پھسل کر دانہ سر کے علاقے میں گہری کھائی میں جا گری۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق، یہ افسوسناک حادثہ اس وقت پیش آیا جب بس کوئٹہ سے اسلام آباد جا رہی تھی۔ یہ بس بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے درمیان واقع بدنام زمانہ پہاڑی راستے سے گزر رہی تھی، جہاں حفاظتی رکاوٹوں اور بنیادی تحفظاتی انتظامات کی کمی ایک بار پھر نمایاں ہو کر سامنے آئی۔ میڈیکل ایمرجنسی رسپانس سینٹر (ایم ای آر سی) کے مطابق، امدادی ٹیموں نے تباہ شدہ بس کے ملبے سے 40 لاشیں نکالیں، جبکہ زخمی مسافروں کو ژوب کے ٹراما سینٹر منتقل کیا گیا۔ اس بڑے سانحے کے بعد وسیع پیمانے پر امدادی کارروائیاں شروع کی گئیں، جن کے تحت چھ ایمبولینسیں، 12 ایمرجنسی میڈیکل ٹیکنیشنز (ای ایم ٹیز) اور 10 ہلکی ٹرانسپورٹ گاڑیاں دور دراز حادثہ مقام پر روانہ کی گئیں۔

# حمایت نگر میں غیر قانونی ریت کی نقل وحمل کے خلاف کارروائی

## دوہائیوا گاڑیاں ضبط، 30 لاکھ 32 ہزار کا مال برآمد

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر ضلع بھر میں غیر قانونی معدنیات کی کان کنی اور نقل وحمل کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت حمایت نگر پولیس اسٹیشن نے 2 جولائی 2026 کو مسلسل دو مؤثر کارروائیاں کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر ریت منتقل کرنے والی دو ہائیوا گاڑیاں ضبط کر لیں۔ پہلی کارروائی میں جرم نمبر 179 / 2026 کے تحت موضع سوناری کے ٹول ناکہ پر رات تقریباً ایک بجے بغیر اجازت ریت کی غیر قانونی نقل وحمل کرنے والی ہائیوا گاڑی نمبر ""MH-26-BL-8061"" کو پکڑا گیا۔ اس معاملے میں ڈرائیور بابوراؤ کنیتی کوٹھولے اور گاڑی کے مالک وناٹک ہنومنت راؤ ہجاپورے کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات ""303(2)، 3(5)"" اور گون معدنیات ایکٹ کی دفعات 4 اور 21 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

دوسری کارروائی میں جرم نمبر 180 / 2026 کے تحت موضع پوٹا (بدروک) بس اسٹینڈ کے قریب صبح تقریباً 5:20 بجے بغیر اجازت ریت لے جانے والی ہائیوا گاڑی نمبر ""MH-26-AD-2214"" ضبط کی گئی۔ اس معاملے میں ڈرائیور وجے گووند جادھو اور گاڑی کے مالک راجیشور کاشیناتھ راچیواڑ کے خلاف بھی انہی قانونی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ دونوں کارروائیوں میں مجموعی طور پر دو ہائیوا گاڑیاں (ہر ایک کی مالیت 15 لاکھ روپے) اور تقریباً 8 براس ریت (قیمت 32 ہزار روپے) ضبط کی گئی، جس کی مجموعی مالیت 30 لاکھ 32 ہزار روپے ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن اور پولیس انسپکٹر لکشمن کیندرے کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر شیخ اور پولیس اہلکار ناگر گوجے نے انجام دی۔ ضلع میں غیر قانونی ریت کی کان کنی اور نقل وحمل کے خلاف آئندہ بھی اسی طرح سخت کارروائیاں جاری رہیں گی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر کہیں غیر قانونی معدنیات کی کان کنی یا نقل وحمل کی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں، تاکہ ایسے غیر قانونی عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جا سکے۔

# الہ آباد ہائی کورٹ کی نکاح، حلالہ اور تین طلاق پر سخت ریمارکس، ان رسموں کی آڑ میں خواتین کا جنسی استحصال قبول نہیں

الہ آباد: الہ آباد ہائی کورٹ نے نکاح حلالہ، تین طلاق اور اس سے متعلق بعض مذہبی رسموں پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان روایات کی آڑ میں خواتین کے جنسی استحصال کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت نے کہا کہ ایسی رسمیں معاشرے کے لیے "سیاہ باب" ہیں اور یہ آئینی اقدار، مساوات اور انسانی وقار کے سراسر خلاف ہیں۔ عدالت کے مطابق ایسے اعمال صرف قانونی جرم ہی نہیں بلکہ معاشرے کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑ دینے والے سنگین واقعات ہیں۔ جسٹس جے جے منیر اور جسٹس ترون سکسینہ پر مشتمل بنچ نے متاثرہ لڑکی کے سابق شوہر، چچا، ایک مولانا اور دیگر ملزمان کی عرضیاں مسترد کر دیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ ذاتی قوانین (پرسنل لا) کی آڑ میں جرائم کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا۔ عدالت نے ابتدائی طور پر اس بات کو تسلیم کیا کہ نابالغ لڑکی کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے الزامات انتہائی سنگین ہیں اور معاملے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔ یہ معاملہ اتر پردیش کے ضلع امروہہ کے سید نگر (سیدن گلی) علاقے کا ہے۔ متاثرہ خاتون نے الزام لگایا ہے کہ کم عمری میں اس کا نکاح کرایا گیا، پھر اسے تین طلاق دی گئی، اس کے بعد نکاح حلالہ کے نام پر اس کا جنسی استحصال کیا گیا اور دوبارہ اسی شخص سے نکاح کرا دیا گیا۔ ملزمان نے ایف آئی آر منسوخ کرنے اور گرفتاری پر روک لگانے کے لیے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا، تاہم عدالت نے ان کی تمام درخواستیں مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اب تک سامنے آنے والے حقائق نہایت سنگین ہیں۔ ابتدائی شواہد سے تمام ملزمان کا کردار قانون کے خلاف دکھائی دیتا ہے، اس لیے تفتیش کے ابتدائی مرحلے میں ایف آئی آر ختم کرنے کی کوئی بنیاد نہیں بنتی۔

حلالہ کے نام پر زیادتی: عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ الزامات سے بظاہر ظاہر ہوتا ہے کہ متاثرہ لڑکی کے نابالغ ہونے کے دوران اس کے ساتھ زیادتی کی گئی، بعد ازاں اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی بھی ہوئی، جسے نکاح حلالہ کے نام پر چھپانے کی کوشش کی گئی۔ عدالت نے کہا کہ ان تمام الزامات کی گہرائی سے تحقیقات ہونا ناگزیر ہے۔

کیا ہے پورا معاملہ؟: ایف آئی آر کے مطابق اپریل 2015 میں، جب متاثرہ لڑکی کی عمر صرف 15 سال تھی، اسے مرکزی ملزم اظہر نواز سے نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا۔ جنوری 2016 میں ملزم نے اسے تین طلاق دے دی۔ چند ماہ بعد جب اظہر نواز نے دوبارہ اسی خاتون سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو نومبر 2016 میں اس کا نکاح حلالہ شریک ملزم مولانا قیوم سے کرایا گیا۔ اس وقت متاثرہ کی عمر صرف 16 سال تھی۔ مجسٹریٹ کے سامنے دیے گئے بیان میں متاثرہ نے کہا کہ اسے اس وقت نکاح حلالہ کا مطلب بھی معلوم نہیں تھا اور اس کے ساتھ زبردستی زیادتی کی گئی۔ بعد ازاں 2017 میں اس کا دوبارہ اظہر نواز سے نکاح کرایا گیا، لیکن تقریباً چار سال بعد ملزم نے اسے دوبارہ طلاق دے کر دوسری خاتون سے شادی کر لی۔

### سندھ آبی معاہدہ بدستور التواء کا شکار رہے گا

## ہندوستان نے پاکستان کے انتباہ کے درمیان اپنے موقف کا اعادہ کیا

نئی دہلی۔ 3/جون۔ ایم این این۔ بھارت نے جمعرات کے روز اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی تنقید کے جواب میں سندھ آبی معاہدہ التوا میں رہے گا، یہ برقرار رکھتے ہوئے کہ دہائیوں پرانے پانی کی تقسیم کے معاہدے پر اس کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ہفتہ وار پریس بریفنگ میں کہا، سندھ آبی معاہدے پر ہندوستان کا موقف مستقل ہے۔ سندھ آبی معاہدہ سرحد پار دہشت گردی کی پاکستان کی مسلسل سرپرستی کے جواب میں موقوف ہے۔ جیسوال نے مزید کہا کہ پاکستان کو قابل اعتماد اور اٹل طور پر سرحد پار دہشت گردی کے لیے اپنی حمایت کو ختم کرنا چاہیے۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ ہندوستان کے فیصلے کا براہ راست تعلق اسلام آباد کی سرحد پار دہشت گردی کی سرگرمیوں کی مسلسل پشت پناہی سے ہے۔ ہندوستان نے پاکستان کے خلاف سفارتی اور اسٹریٹجک اقدامات کے سلسلے کے ایک حصے کے طور پر گزشتہ سال 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد اس معاہدے کو منسوخ کر دیا تھا۔

# ڈکیتی کا معمہ حل، چار ملزمان گرفتار 6.81 لاکھ روپے مالیت کے چاندی کے زیورات برآمد

ناندیڑ، 3 جولائی: ناندیڑ پولیس نے لمبگاؤں پولیس اسٹیشن کی حدود میں پیش آنے والی جبری ڈکیتی کے ایک اہم مقدمے کو حل کرتے ہوئے چار ملزمان کو حراست میں لے لیا ہے، جبکہ لوٹی گئی بیگ سمیت تقریباً 6 لاکھ 81 ہزار روپے مالیت کے تقریباً 3 کلو چاندی کے زیورات بھی برآمد کر لیے گئے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر مقامی کرائم برانچ (LCB) اور لمبگاؤں پولیس اسٹیشن نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے یہ کامیابی حاصل کی۔ پولیس کے مطابق 3 جولائی 2026 کو پولیس سب انسپکٹر ملند سونکامبلے اور ان کی ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی کہ مذکورہ ڈکیتی کے ملزمان مالیگاؤں روڈ علاقے میں آنے والے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے جال بچھا کر چار مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت اکشے چندرکانت کلٹھے (21) ساکن وسمت ضلع ہنگولی، ساحل اونکار لیکھکر (19) ساکن سن متر کالونی ناندیڑ، گوپال وویک راپتوار (21) ساکن وسمت ضلع ہنگولی، جبکہ ایک قانونی تنازع میں ملوث نابالغ کے طور پر ہوئی ہے۔ دوران تفتیش ملزمان نے لمبگاؤں پولیس اسٹیشن میں درج جرم نمبر 78 / 2026 (دفعات 309(4) اور 3(5) بھارتیہ نیائے سنہتا - BNS) کے تحت درج مقدمے میں اپنے ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ مرکزی ملزم اکشے کلٹھے نے شکایت کنندہ کے والد سے پرانی دشمنی کا بدلہ لینے کی نیت سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ منصوبہ بنایا۔ منصوبے کے تحت 29 جون 2026 کی رات تقریباً 8 بجے شیوم بار کے قریب شکایت کنندہ کو دھوکے میں رکھ کر اس کے پاس موجود بیگ چھین لیا گیا۔ اس بیگ میں تقریباً 3 کلو چاندی کے زیورات موجود تھے، جن کی مجموعی مالیت 6 لاکھ 81 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے مکمل مسروقہ مال برآمد کر لیا ہے اور مقدمے میں مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی نگرانی میں مقامی کرائم برانچ اور لمبگاؤں پولیس اسٹیشن کے افسران و اہلکاروں نے مشترکہ طور پر انجام دی۔

# ناندیڑ ضلع میں چوری کی وارداتوں پر قابو پانے کے لیے اینٹی تھیفٹ پیٹرولنگ ٹیمیں

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع میں گھروں میں چوری، نقب زنی اور دیگر جائیداد سے متعلق جرائم کی روک تھام کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ، ناندیڑ کی ہدایت پر ناندیڑ شہر، اتوارہ اور ناندیڑ دیہی سب ڈویژن میں خصوصی اینٹی تھیفٹ پیٹرولنگ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ ہر ٹیم میں ایک پولیس افسر اور تین پولیس اہلکار شامل ہوں گے، جو روزانہ باقاعدگی سے گشت کریں گے۔ ان ٹیموں کی خصوصی توجہ بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن، اے ٹی ایم، بینک، پیٹرول پمپ، تجارتی مراکز، ویران علاقوں اور چوری کے خدشے والے مقامات پر مرکوز رہے گی۔ ان ٹیموں کی نگرانی پولیس کنٹرول روم کے ذریعے مسلسل کی جائے گی، جبکہ اعلیٰ پولیس افسران بھی باقاعدہ معائنہ کریں گے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے جائیداد سے متعلق جرائم پر مؤثر کنٹرول حاصل کرنے میں مدد ملے گی اور شہریوں میں تحفظ کا احساس مزید مضبوط ہوگا۔

# ناندیڑ میں سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایس ڈی آر ایف کی ٹیم تعینات

ناندیڑ، 3 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ریاست میں مانسون کے دوران ممکنہ سیلابی صورتحال سے مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے حکومت مہاراشٹر نے ""ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورس (SDRF)"" کی دھولیہ یونٹ کی ایک خصوصی ٹیم کو یکم جولائی 2026 سے 30 ستمبر 2026 تک ناندیڑ میں جدید ریسکیو ساز و سامان کے ساتھ تعینات کر دیا ہے۔ حکومتی احکامات کے مطابق ٹیم کمانڈر ""آر۔ ڈی۔ پوار"" کی قیادت میں 3 افسران اور 33 اہلکاروں پر مشتمل یہ دستہ یکم جولائی کو ناندیڑ پہنچ کر اپنی خدمات انجام دینے لگا ہے۔ گزشتہ چار برسوں سے مانسون کے دوران مراٹھواڑہ خطے میں ممکنہ سیلابی حالات سے نمٹنے کے لیے ایس ڈی آر ایف کی دھولیہ ٹیم ناندیڑ میں تعینات کی جاتی رہی ہے، جبکہ ایک دوسری ٹیم ناگپور سے گڑچرولی ضلع میں تعینات کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال اس ٹیم نے ""موکھیڑ، دیگلور، دھرم آباد، نائیگاؤں، ناندیڑ، اردھاپور"" سمیت ضلع کے مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن انجام دیے تھے۔ خاص طور پر اگست میں موکھیڑ تعلقہ کے ""مکرام آباد"" سرکل میں شدید بارش کے بعد پیدا ہونے والی سیلابی صورتحال کے دوران صرف ایک ہی دن میں ""386 متاثرین"" کو محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ پربھنی، لاتور اور ہنگولی اضلاع میں بھی اس ٹیم نے امدادی کارروائیاں انجام دی تھیں۔ رواں سال بھی یہ ٹیم تمام ضروری آلات اور جدید ریسکیو سامان کے ساتھ ناندیڑ میں تعینات کر دی گئی ہے تاکہ مراٹھواڑہ میں کسی بھی ہنگامی صورتحال کا فوری مقابلہ کیا جا سکے۔ آج ایس ڈی آر ایف کی ٹیم نے ضلع کلکٹر اور ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین ""راہل کردیلے"" سے ملاقات کر کے اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر نے ٹیم کو ہر وقت چوکس اور مکمل طور پر تیار رہنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری اور مؤثر کارروائی کی جائے۔ انہوں نے ضلع ناندیڑ کے تمام 16 تعلقوں میں مقامی سرچ اینڈ ریسکیو ٹیموں اور دیگر متعلقہ محکموں کو تربیت فراہم کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اس موقع پر رہائشی ڈپٹی کلکٹر و چیف ایگزیکٹو آفیسر ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ""کرن امبیکر""، ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر ""کشور گرہے""، ایس ڈی آر ایف دھولیہ کے ٹیم کمانڈر ""آر۔ ڈی۔ پوار""، سب انسپکٹر ""سریش بگاڑ""، ""سریش شنکپال""، ""راہل اوچار"" اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے معاون ""بارکوجی مورے"" سمیت دیگر افسران موجود تھے۔ ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پولیس، میونسپل کارپوریشن اور مقامی سرچ اینڈ ریسکیو ٹیموں کے باہمی تعاون سے انتظامیہ نے مانسون کے دوران ممکنہ سیلابی حالات سے نمٹنے کے لیے مکمل تیاری کر لی ہے، جبکہ آئندہ مرحلے میں مقامی سرچ اینڈ ریسکیو ٹیموں کی عملی تربیت بھی شروع کی جائے گی۔

# مقامی کرائم برانچ کی بڑی کارروائی 50 کلو 630 گرام منشیات

## کار اور موٹر سائیکل سمیت 15.09 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت مقامی کرائم برانچ (ایل سی بی) نے منشیات اسمگلنگ کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے 50** کلو 630 گرام پوپی اسٹرا (پوست کے خشک ٹکڑے/بونڈے**) ضبط کر لیے۔ پولیس نے اس کارروائی میں ایک چار پہیہ گاڑی، ایک موٹر سائیکل اور منشیات سمیت 15 لاکھ 9 ہزار 450 روپے** مالیت کا سامان بھی ضبط کیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ** ڈاکٹر نیلابھ روہن ** کی ہدایت پر کی گئی اس کارروائی کے دوران مقامی کرائم برانچ کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ** گجرات رجسٹریشن نمبر **GJ-10-CN-3070 والی ایک کریٹا کار کے ذریعے فروخت کی غرض سے منشیات ناندیڑ لائی جا رہی ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے پنچ گواہوں کی موجودگی میں** سائی بابا مندر، پرانا کوٹھا، ناندیڑ ** کے علاقے میں ناکہ بندی کر کے مشتبہ گاڑی کی تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران گاڑی سے 50** کلو 630 گرام پوپی اسٹرا ** برآمد ہونے پر دو افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت** پربیت سنگھ رام سنگھ پجاری (23 سال **) ساکن گرودوارہ گیٹ نمبر 4، ناندیڑ اور** شاملا چنتامنی پوہرے (45 سال **) ساکن چکھل واڑی، گرودوارہ گیٹ نمبر 2، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے منشیات کے علاوہ واردات میں استعمال ہونے والی ایک ایرٹیگا کار اور موٹر سائیکل (MH-26-BS-2006) بھی ضبط کر لی۔ ضبط شدہ تمام سامان کی مجموعی مالیت 15** لاکھ 9 ہزار 450 روپے ** بتائی گئی ہے۔ ابتدائی تفتیش میں ملزمان نے انکشاف کیا کہ یہ منشیات** مدھیہ پردیش ** کے ضلع نیمچ کے رہنے والے مفرور ملزمان** گوری شنکر راجولا مالوی اور دھن راج دنگرے خریدی گئی تھی۔ پولیس دونوں مفرور ملزمان کی تلاش میں مصروف ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ گرفتار ملزمان اور ضبط شدہ سامان کو قانونی کارروائی کے لیے ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن، **ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس** سورج گرو **اور مقامی کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر** اتل بھوسلے ** کی نگرانی میں سب انسپکٹر** بلھل گھوگرے **اور ان کی ٹیم نے انجام دی۔ ناندیڑ پولیس نے واضح کیا ہے کہ ضلع میں غیر قانونی منشیات، اسلحہ، جوا، غیر قانونی شراب، ریت کی اسمگلنگ اور دیگر تمام غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت کارروائیاں آئندہ بھی مسلسل جاری رہیں گی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس انتظامیہ کو دیں۔

# ضلعی سطح کے "ملازم اطمینان کیمپ" میں 37 محکموں کی شرکت

## ملازمین کے زیر التوا سروس معاملات کے بروقت تصفیے پر زور

ناندیڑ، 3 جولائی: ""ضلع کلکٹر راہل کردیلے کی صدارت میں آج ضلع کلکٹر آفس، ناندیڑ میں ضلعی سطح پر "ملازم اطمینان کیمپ" کا انعقاد کیا گیا، جس میں ضلع کے 37 مختلف سرکاری محکموں نے شرکت کی۔ کیمپ کے آغاز میں رہائشی ڈپٹی کلکٹر نے ریاستی حکومت کی ہدایات کے مطابق کیمپ کے مقاصد، طریقہ کار اور ملازمین کے سروس سے متعلق مسائل کے حل کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی تفصیلی معلومات پیش کیں۔ ڈویژنل کمشنر، چھترپتی سنبھاجی نگر کے 2 مئی 2026 کے سرکلر کے مطابق، سرکاری ملازمت میں خدمات انجام دے رہے اور ریٹائرڈ افسران و ملازمین کے سروس سے متعلق مسائل، جیسے تنخواہ، ترقی، تبادلہ، پنشن، ریٹائرمنٹ گریجویٹی، رخصت، سروس بک کی تازہ کاری، سینیارٹی اور دیگر معاملات کو بروقت اور مؤثر انداز میں حل کرنا ضروری ہے۔ اسی مقصد کے تحت ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو ضلع اور تعلقہ سطح پر ملازم اطمینان کیمپ منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر تمام محکموں میں زیر التوا سروس معاملات کا جائزہ لیا گیا اور متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ ان معاملات کو فوری طور پر نمٹا کر مقررہ ضابطے کے مطابق اس کی رپورٹ بھی پیش کی جائے۔ ضلعی سطح کے اس کیمپ میں مجموعی طور پر ""چار شکایات"" موصول ہوئیں، جبکہ تعلقہ سطح کے کیمپ میں ""ایک شکایت"" درج کی گئی۔ ہدایت دی گئی کہ ایسے کیمپوں میں تمام محکموں کے سربراہان یا دفتر کے ذمہ دار افسران کی موجودگی لازمی ہوگی۔ ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے متعلقہ افسران، ملازمین، شکایت کنندگان اور ملازمین کی تنظیموں کے نمائندوں کی شرکت کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع اور تعلقہ سطح پر موصول ہونے والے تمام سروس سے متعلق معاملات کو مقررہ قواعد کے مطابق مقررہ مدت میں حل کیا جائے۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ تمام سرکاری دفاتر اپنے زیر التوا سروس معاملات کی تازہ فہرست تیار کر کے اسے ملازم اطمینان کیمپ میں شامل کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی معاملہ بلاوجہ زیر التوا نہ رہے۔ پیچیدہ معاملات میں بروقت اعلیٰ حکام کو تجویز بھیج کر اس کی مسلسل پیروی کی جائے۔ ضلع کلکٹر نے خبردار کیا کہ اگر سروس سے متعلق معاملات کے تصفیے میں غیر ضروری تاخیر پائی گئی تو متعلقہ محکمے کی ذمہ داری طے کرتے ہوئے مجاز اتھارٹی کو رپورٹ پیش کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ ہر دفتر موصولہ معاملات کا ریکارڈ باقاعدگی سے اپ ڈیٹ رکھے اور ان کے مکمل تصفیے تک مسلسل نگرانی کرے۔ اس کے علاوہ ہر ماہ کے اختتام پر تعلقہ سطح کی مشترکہ رپورٹ ضلع کلکٹر آفس کو اور ضلعی سطح کی مشترکہ رپورٹ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک ڈویژنل کمشنر آفس کو پیش کرنے کی ہدایت بھی دی گئی۔ ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے تمام محکموں سے اپیل کی کہ ملازمین کے مفاد کو اولین ترجیح دیتے ہوئے حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسران و ملازمین کے سروس سے متعلق مسائل کو قواعد کے مطابق، شفاف انداز میں اور بروقت حل کرنے کے لیے باہمی تعاون اور ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں۔

# سابق فوجیوں کے لیے محکمہ شہری دفاع میں ملازمتوں کا موقع، درخواستیں 6 جولائی تک جمع کرانے کی اپیل

ناندیڑ، 3 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے تمام ریٹائرڈ فوجی افسران اور سابق فوجیوں کے لیے محکمہ شہری دفاع (ڈائریکٹوریٹ آف سول ڈیفنس) کے علاقائی کنٹرول روم میں خالی آسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ بھرتی کے تحت ""ڈیوٹی آفیسر (Duty Officer)، گروپ سی"" کی ""5 آسامیوں"" کے لیے ""ایس-10 پے اسکیل"" (29 ہزار 200 روپے سے 92 ہزار 300 روپے) مقرر کیا گیا ہے، جبکہ ""وائرلیس آپریٹر (Wireless Operator)، گروپ سی کی 2 آسامیوں کے لیے ""ایس-8 پے اسکیل"" (25 ہزار 500 روپے سے 81 ہزار 100 روپے) مقرر کیا گیا ہے۔ سروس بھرتی کے قواعد کے مطابق، مساوی عہدے سے ریٹائر ہونے والے یا ریٹائرمنٹ کے بعد متعلقہ عہدے کے لیے درکار تعلیمی اور دیگر اہلیت حاصل کرنے والے اہل سابق فوجی ""6 جولائی 2026"" تک ""ضلع فوجی بہبود دفتر، ناندیڑ"" سے رابطہ کریں۔ رہائشی ڈپٹی کلکٹر و ضلع فوجی بہبود افسر کرن امبیکر نے ایک پریس نوٹ کے ذریعے بتایا ہے کہ ""6 جولائی 2026"" کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔

### ہندوستان کی پذیرائی

وینزویلا میں ہندوستان کی زلزلہ ریلیف کو بڑے پیمانے پر پذیرائی ملی۔ وزارت خارجہ نئی دہلی۔ 3/جولائی۔ ایم این این۔ کراکس میں ہندوستانی سفارتخانے نے کہا کہ زلزلہ زدہ وینزویلا میں ہندوستان کی انسانی امداد کی کوششیں بڑی تعریف کا موضوع رہی ہیں۔

# UIDAI نے آدھار ایپ کے ذریعے ای میل اپڈیٹ کی مفت سہولت فراہم کی

نئی دہلی۔ 3/جولائی۔ ایم این این۔ منفرد شناخت سے متعلق بھارتی اتھارٹی (یو آئی ڈی اے آئی) نے شہریوں کی سہولت میں اضافہ کرتے ہوئے اب یہ اجازت دے دی ہے کہ لوگ اپنی آدھار پروفائل میں ای میل آئی ڈی کو براہ راست آدھار ایپ کے ذریعے شامل یا اپڈیٹ کر سکیں، جس کے لیے اب آدھار سنٹر جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہ سہولت آدھار ایپ کے ذریعے بالکل مفت فراہم کی جا رہی ہے اور یہ پالیسی یکم جولائی 2026 سے آئندہ چھ ماہ کے لیے نافذ العمل رہے گی۔ اس اقدام کا مقصد شہریوں کے لیے معلومات اپڈیٹ کے عمل کو مزید آسان، تیز اور مکمل طور پر ڈیجیٹل بنانا ہے۔ یہ اقدام ڈیجیٹل انڈیا اور وکست بھارت کے وژن کے تحت شہری دوست خدمات کی فراہمی کی سمت ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔

# ناندیڑ میں نئی آنگن واڑی مراکز قائم کرنے کا مطالبہ

## مسلم سیوا سنگھ کا یادداشت نامہ

ناندیڑ: ناندیڑ شہر میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مختلف علاقوں میں نئی آنگن واڑی مراکز قائم کرنے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ اس سلسلے میں ""مسلم سیوا سنگھ، مہاراشٹر"" کے ضلع صدر محمد فیروز حسین نے انٹگریٹڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر، ناندیڑ شہری کو ایک تحریری یادداشت پیش کی ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ ناندیڑ شہر کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث سمیرا باغ، طہورہ باغ، دیگلور ناکہ اور وارڈ نمبر 2، 5، 10، 11، 12، 13، 14، 15، 16، 17 اور 18"" سمیت دیگر علاقوں میں آبادی کے تناسب سے نئی آنگن واڑی مراکز قائم کیے جائیں۔ یادداشت میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ نئی آنگن واڑیوں کے قیام سے غریب خاندانوں، خواتین اور بچوں کو صحت، غذائیت، تعلیم اور حکومت مہاراشٹر کی مختلف فلاحی اسکیموں کا بہتر فائدہ حاصل ہوگا۔ مزید مطالبہ کیا گیا ہے کہ جن علاقوں میں فی الحال آنگن واڑی مراکز موجود نہیں ہے، وہاں کی خواتین اور بچوں کو قریبی آنگن واڑی مراکز سے منسلک کر کے محکمہ خواتین واطفال کی تمام سرکاری سہولیات اور اسکیموں سے مستفید کیا جائے۔ مسلم سیوا سنگھ نے انتظامیہ سے عوامی مفاد میں اس مطالبے پر فوری اور مثبت کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony. Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی